فیضانِ اسلام کورس حِصّہ دوم

نام کتاب : فیضانِ اسلام کورس (حِصّہ دوم)

مُرتب : مجلس المدینة العلمیة (شعبہ اِصلاحی کتب)

پیش کش : مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ، جولائی 2013ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۸ ربیع الثانی، ۱۴۳۳ھ حوالہ: 181

الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"فیضانِ اسلام کورس"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل

12 - 03 - 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان (رجسٹرڈ)

مرکزی دفتر 8۔راوی پارک، راوی روڈ لاہور

فون نمبر 042-37731047 فیکس نمبر 042-37731048

فون شعبہ امتحانات فون نمبر 042-37731045 فیکس نمبر 042-37731046

حوالہ نمبر T.H-6636/12

تاریخ 12-11-12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستانی جیلوں میں سزا یافتہ قیدیوں کے لئے ''اسلامی تربیتی و اصلاحی نصاب'' کے عنوانات کا میں نے سرسری مطالعہ کیا ہے۔ یہ ماشاء اللہ ''تربیت و اصلاح'' کے لئے ایک عمدہ نصاب ہے اور ایک مسلمان کے لئے جن ''ضروریاتِ دین'' (Essentials of Islam) کا جاننا ضروری ہے، یہ اس کے لئے کافی ہے۔

04، اکتوبر 2012ء

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

صدر

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

صوبائی دفاتر

صوبہ پنجاب

جامعہ اکبریہ فیض العلوم

اکبر آباد، کالی صوبہ تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ

فون 056-2213073

موبائل 0301-8484871, 0321-8484871

صوبہ خیبر پختونخواں

جامعہ اسلامیہ حنفیہ

(حدود بانڈی) داخلی چیراہ ڈاکخانہ چنہ ہند مانسہرہ

فون 0997-550115

موبائل 0300-4592192, 0301-8121161

صوبہ سندھ

دار العلوم امجدیہ

عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵

فون 021-34948581,34127364

موبائل 0321-9219569

صوبہ بلوچستان

دار العلوم غوثیہ سلطانیہ

رندلی ڈھاڈر ضلع بولان، بلوچستان

فون 0832-415429

موبائل 0301-3725899

آزاد کشمیر

دار العلوم سیف الاسلام

نزد وشار کیمپ مظفر آباد آزاد کشمیر

فون 05822-446513

موبائل 0300-5073578

www.tanzeemulmadaris.edu.pk
Email:tanzeemulmadarispk@yahoo.com

حوالہ نمبر T=7009-12　　　　تاریخ 24-10-12

№ 007540

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان (رجسٹرڈ)

سند الحاق

تصدیق کی جاتی ہے کہ

دار العلوم / جامعہ / مدرسہ فیضان قرآن فاؤنڈیشن مجلس جیل

فیضان مدینہ۔ نزد چونگی نمبر 7۔ محبوب ٹاؤن۔ ضلع اوکاڑہ

کا تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان سے درجہ ابتدائی میں الحاق ہو چکا ہے۔ اور اس دار العلوم / جامعہ / مدرسہ کا الحاق نمبر 7352 ہے۔

ناظم اعلیٰ
تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان (رجسٹرڈ)
کوٹھی نمبر 8، راوی پارک، راوی روڈ، لاہور

مہر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان (رجسٹرڈ)

Ph: 042-37731047　Fax: 042-37731048　Website: www.tanzeemulmadaris.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”اے رب مجھے علم زیادہ دے“ کے سترہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: ”اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کر دیتی ہے۔“

(الجامع الصغیر، الحدیث:٩٣٢٦، ص٥٥٧، دارالکتب العلمیة بیروت)

دو مَدَنی پھول

① بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
② جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتَّی الامکان اِس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کیلئے آیت کریمہ ”فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ“ (پ١٤، النحل:٤٣) ترجمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ پر عمل کرتے ہوئے علما سے رجوع کروں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿14﴾ کتاب مکمّل پڑھنے کے لیے بہ نیّتِ حُصولِ علمِ دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری اُمّت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿17﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (ناشرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عِلْمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت ہے قرآن وحدیث میں اسکے بے شمار فضائل وارِد ہوئے ، ایک حدیث مبارکہ میں اسے افضل ترین عبادت فرمایا چنانچہ عِلْمِ دین عام کرنے اور عمل کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے الحمد للّٰہ ''فیضانِ اِسلام کورس'' کا سلسلہ شروع کیا گیا جس کے پہلے حصے کو بہت سراہا گیا اور بِفَضْلِہٖ تعَالٰی اب دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ حصہ تین اَبواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں اور آداب کا بیان ہے، دوسرے باب میں مسنون دُعائیں اور آخری باب میں اِصلاحی بیانات ہیں لہٰذا سُنَّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نِیَّت سے توجہ کے ساتھ ان کا مُطالَعہ فرمایئے اور اپنے شب وروز کو سُنَّتوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کیجئے نیز مختلف موقعوں کی دعائیں یاد کر لیجئے اور ذِکْرُ اللّٰہ کی نِیَّت اور دیگر اچھی اچھی نِیَّتوں کے ساتھ ان کو حَسْبِ موقع پڑھئیے ۔ اِصلاحی بَیانات کی روشنی میں فکرِ آخرت کرتے ہوئے اپنا مُحاسَبہ کیجئے کہ اَسلاف کِرام سے ایسا کرنا ثابت ہے بلکہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ مار کر فرماتے: بتا! آج تونے ''کیا کیا'' کیا ہے؟ (احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الرابعۃ فی معاقبۃ النفس علی تقصیرھا، ج٥، ص١٤١) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِلْمِ دین حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جَہَنَّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔'' (مُکاشَفۃُ القُلوب، ص٤٨، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فہرس (حِصّہ دوم)

تیسرا باب
اصلاحی بیانات

پہلا باب
سنتیں اور آداب
سلام ومُصافَحہ ، بات چیت ، گھر میں آنے جانے ، چھینکنے ، کنگھا کرنے ،
خوشبو لگانے ، چلنے پھرنے ، سونے جاگنے وغیرہ کی سنتیں و آداب
www.dawateislami.net

سُنَّتیں اور آداب[1]

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے۔ ﴿2﴾ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ﴿3﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنے والا تَکَبُّر سے بھی بَری ہے۔[2] ﴿5﴾ سلام کرنے سے آپس میں مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے۔[3] ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والے پر نَوّے رَحمتیں اور جواب دینے والے پر دس رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[4] ﴿7﴾ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"، یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللّٰہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔[5] ﴿8﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں اور "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" کہنے سے بیس جبکہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[6] ﴿9﴾ جواب میں بھی "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہہ کر تیس نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ ﴿11﴾ سلام کرنا حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی سنت ہے۔ ﴿12﴾ ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔[7] ﴿13﴾ بات چیت شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔[8]

---

1 ...... اس باب میں شامل سُنَّتوں اور آداب کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعات آدابِ طعام، 163 مَدَنی پھول، سنتیں اور آداب اور 101 مدنی پھول سے استفادہ کیا گیا ہے۔

2 ...... شعب الایمان، الحادی والستون، باب فی مقاربة...الخ، الحدیث:٨٧٨٦، ج٦، ص٤٣٣

3 ...... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث:٥١٩٣، ج٤، ص٤٤٨ ماخوذا

4 ...... الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث:٤٨٧، ص٣٦ ملخصاً

5 ...... ماخوذ از فتاوی رضویه، ج٢٢، ص٤٠٩

6 ...... سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ما ذکر فی فضل السلام، الحدیث:٢٦٩٨، ج٤، ص٣١

7 ...... صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام...الخ، الحدیث:٦٢٣٦، ج٤، ص١٦٧

8 ...... سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی السلام...الخ، الحدیث:٢٧٠٨، ج٤، ص٣٢١

﴿14﴾ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سُوار پیدل کو (اور چھوٹا بڑے کو) سلام کرنے میں پہل کریں۔[1]
﴿15﴾ جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں "عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام" یعنی تجھ پر بھی اور اُس پر بھی سلام ہو۔[2] ﴿16﴾ سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (اَسْ۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَےْ۔ کُمْ) وَعَلَيْكُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیْکُ۔ مُسْ۔ سَلَام)۔

مُصافحہ (ہاتھ ملانے) کی سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوَقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ﴿2﴾ نبیِ مُکَرَّم رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ارشادِ معظّم ہے: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''[3] ﴿3﴾ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[4] ﴿4﴾ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے! "يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُم" (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)۔ ﴿5﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ قَبول ہوگی، ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[5] ﴿6﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ﴿7﴾ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں، مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا

---

1 ...... صحيح مسلم، كتاب السلام، باب يسلم الراكب على الماشى...الخ، الحديث: ٢١٦٠، ص ١١٩١

2 ...... سنن ابى داود، كتاب الادب، باب فى الرجل يقول فلان يقرئك السلام، الحديث: ٥٢٣١، ج ٤، ص ٤٥٨ ماخوذا

3 ...... المعجم الاوسط للطبرانى، الحديث: ٧٦٧٢، ج ٥، ص ٣٨٠

4 ...... شعب الايمان للبيهقى، الحادى والستون، باب فى مقاربة...الخ، فصل فى المصافحة...الخ، الحديث: ٨٩٤٤، ج ٦، ص ٤٧١

5 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٢٤٥٤، ج ٤، ص ٢٨٦

سُنَّت ہے۔[1] ﴿8﴾ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سُنَّت نہیں۔ ﴿9﴾ ہاتھ ملاتے وقت سُنَّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال یا کوئی اور چیز نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[2]

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے! اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے۔ ﴿3﴾ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں۔ ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اُس سے بھی ''آپ جناب'' سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ﴿5﴾ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔ ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں۔ ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔ ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی گئی ہے۔''[3]

﴿10﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔''[4] لہٰذا بلا ضرورت ہرگز نہ بولیں۔ ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطَب کے ظَرف

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۲۹

2 ......ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۲۹

3 ......سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، الحدیث: ۴۱۰۱، ج۴، ص۴۲۲

4 ......سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۵۰، الحدیث: ۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵

اوراس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جَنَّت حرام ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''[2]

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ گھر میں آتے ہوئے اور باہر جاتے ہوئے سلام کیجئے! ﴿2﴾ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ''[3] ترجمہ: اللّٰہ کے نام سے، میں نے اللّٰہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللّٰہ کی طرف سے ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ﴿3﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔[4] ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا۔ گھر میں داخل ہوتے وقت کم از کم بِسْمِ اللّٰہ ضرور کہہ لیجئے کہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے۔ ﴿4﴾ جب کسی کے گھر جائیں تو پہلے اجازت لیں پھر اندر جا کر پہلے سلام کریں پھر بات چیت۔ ﴿5﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔ ﴿6﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے! کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے، نام بتانے

---

1. ......فتاوی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷
2. ......الجامع الصغير للسيوطی، حرف الجيم، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف، الحديث: ۳۶۴۸، ص ۲۲۱
3. ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا خرج من بيته، الحديث: ۵۰۹۵، ج ٤، ص ٤۲۰
4. ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا دخل فی بيته، الحديث: ۵۰۹٦، ج ٤، ص ٤۲۰

کے بجائے اس موقع پر ''میں ہوں''، ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں۔ ﴿7﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔ ﴿8﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔ ﴿9﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے۔ ﴿10﴾ واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی تحفہ بھی پیش کیجئے۔

سَفَر کی سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ جمعرات کو سَفَر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔[1] ﴿2﴾ اگر سہولت ہو تو رات کو سَفَر کیا جائے کہ رات کو سَفَر جلد طے ہوتا ہے۔ ﴿3﴾ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ ﴿4﴾ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملیں اور اپنے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔[2] ﴿5﴾ لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل اَلْحَمْد و قُلْ سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ ﴿6﴾ اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔ ﴿7﴾ جب بھی سَفَر پر روانہ ہوں تو چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کر کے جائیں اور اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں: اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ۔[3] ترجمہ: میں تم کو اللہ کے سِپُرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ﴿8﴾ سَفَرِ تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ سفر میں یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہوگی: (۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ آخر تک۔ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من اراد غزوة...الخ، الحدیث: ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶ ماخوذا

2 ......بہارِ شریعت، حصہ ٦، ج۱، ص۱۰۵۲

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب تشییع الغزوة ووداعهم، الحدیث: ۲۸۲۵، ج۳، ص۳۷۲ ماخوذا

آخرتک۔(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخرتک۔ ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے شروع کریں اوراسی پر ختم کریں۔(اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہ شریف چھ بار پڑھی جائے گی) ﴿9﴾ جب کشتی میں سُوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے: بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ [1]

﴿10﴾ دورانِ سفر ذِکرُاللّٰہ کرتے رہیں۔ ﴿11﴾ جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں تو" اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیاں اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو" سُبْحٰنَ اللّٰه " کہنا سنت ہے۔ [2] ﴿12﴾ مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ﴿13﴾ منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔دعا یہ ہے:" اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ " [3] ترجمہ: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ ﴿14﴾ جب دشمن کا خوف ہو تو سورۂ" لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ " پڑھ لیں۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر بلا سے امان ملے گی۔ [4] ﴿15﴾ سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ ﴿16﴾ سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت ہے۔ [5]

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سنت ہے۔ ﴿2﴾ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر الٹی آنکھ میں ﴿3﴾ سرمہ اِستِعمال کرنے کے تین طریقے منقول ہیں: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی سیدھی آنکھ میں تین اور الٹی میں دو (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے

---

1 ......الحصن الحصين،ادعية السفر،ص ٨٢

2 ......صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير،باب التكبير اذا علا شرفا، الحديث: ٢٩٩٤، ج٢،ص٣٠٧ماخوذاً

3 ......كنز العمال، كتاب السفر،الحديث:١٧٥٠٨،ج٣،ص ٣٠١

4 ......الحصن الحصين، كتاب ادعية السفر ،ص ٨٠

5 ......صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب الصلاة اذا قدم من سفر،الحديث: ٣٠٨٨، ج٢،ص ٣٣٦

اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔[1] ﴿4﴾ ''اِثمد'' سرمہ استعمال کرنا سنت ہے، یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ تمام سُرموں میں یہ بہتر سرمہ ہے۔[2] اگر میسر آجائے تو اس کا استعمال افضل ہے ورنہ کسی بھی قسم کا سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہوجائے گی۔ ﴿5﴾ سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند[4] ﴿2﴾ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[5] ﴿3﴾ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حَماقت ہے[6] ﴿4﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ﴿5﴾ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰه (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے[7] ﴿6﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ''یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ'' (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ'' (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)[8] ﴿7﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ......شعب الایمان، الاربعون من شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، الحدیث: ٦٤٢٦، ٦٤٢٩، ج٥، ص ٢١٨ ـ ٢١٩ ماخوذاً

2 ......سُنَن ابن ماجه، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، الحدیث: ٣٤٩٧، ج٤، ص ١١٥

3 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب العشرون فی الزینة...الخ، ج٥، ص ٣٥٩

4 ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب...الخ، الحدیث: ٦٢٢٦، ج٤، ص ٦٣

5 ......المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ١٢٢٨٤، ج١١، ص ٣٥٨

6 ......رد المحتار، کتاب الحظر و الاباحة، فصل فی البیع، ج٩، ص ٦٨٤

7 ......بہارِ شریعت، حصّہ ١٦، ج٣، ص ٤٧٦

8 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام... الخ، ج٥، ص ٣٢٦

دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[1] ﴿8﴾ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔[2] ﴿9﴾ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے "حمد" کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔[3] ﴿10﴾ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آنے پر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔[4] ﴿11﴾ جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔[5] ﴿12﴾ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔[6]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔[7] جمعہ کے روز جو ناخن تَرشوائے (کاٹے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[8] ﴿2﴾ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو "رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے"۔[9] ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ ﴿3﴾ پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹیے مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے اب اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن

1 ......مراۃ المناجیح، چھینك و جمائی كا بیان، ج٦، ص٣٩٦

2 ......مرقاۃ المفاتیح، كتاب الآداب، باب العطاس و التثاؤب، تحت الحدیث: ٤٧٣٩، ج٨، ص٤٩٩

3 ......ردالمحتار، كتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ج٩، ص٦٨٤

4 ......حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، كتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ص٤٩٥

5 ......بہارِ شریعت، چھینك اور جماھی كا بیان، حصّہ١٦، ج٣، ص٤٧٧

6 ......ردالمحتار، كتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ج٩، ص٦٨٤

7 ......الدر المختار، كتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ج٩، ص٦٦٨

8 ......مرقاۃ المفاتیح، كتاب اللباس، باب الترجل، تحت الحدیث: ٤٤٢٢، ج٨، ص٢١٢

9 ......ردالمحتار، كتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ج٩، ص٦٦٩ ملخصاً

کاٹ لیجئے۔اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹ لیں۔[1] ﴿4﴾ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چُھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[2] ﴿5﴾ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ﴿6﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اوراس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[4] ﴿7﴾ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔[5] ﴿8﴾ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔[6] ﴿9﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔[7] ﴿10﴾ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔[8]

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔

---

1 ......الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۰ و احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة...الخ، ج۱، ص۱۹۳

2 ......الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰

3 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸

4 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸

5 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸

6 ......الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸

7 ......فتاوٰی رضویه، ج۲۲، ص۵۷۴، ۶۸۵ ملتقطاً

8 ......احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث، ج۱، ص۱۹۳ ماخوذاً

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے''[1] یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔[2] ﴿2﴾ حضرت سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارک پر کپڑا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا[3] معلوم ہوا ''سر بند'' کا استعمال سنّت ہے، لہٰذا جب بھی سر میں تیل ڈالیں اس سنت پر بھی عمل کی نیت سے ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلُودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ ﴿3﴾ تیل ڈالنے سے قبل ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبرو پر تیل لگایئے پھر الٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پَلک پر، پھر الٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے۔''[4] ﴿4﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو ستر شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں[5] ﴿5﴾ نمازِ جمعہ کیلئے تیل اور خوشبو لگانا مُسْتَحَب ہے[6] ﴿6﴾ سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بد بو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے، خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطْر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیّار رہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابن سے دھوتے رہیے۔ ﴿7﴾ بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حضرات کیلئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے۔

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ٤١٦٣، ج ٤، ص ١٠٣
2 ......اشعة اللمعات، کتاب اللباس، باب الترجل، ج ٣، ص ٦١٧
3 ......الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه واله وسلم، ص ٤٠
4 ......الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ٣٦٩، ص ٢٨
5 ......عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب التسمیة اذا ادهن، الحدیث: ١٧٣، ج ١، ص ٣٢٧
6 ......بہارِ شریعت، جمعه کابیان، حصه ٤، ج ١، ص ٧٧٤

کھانے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔ ﴿2﴾ جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سُرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ [1] ﴿3﴾ کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ ﴿4﴾ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیں۔ ﴿5﴾ اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔ ﴿6﴾ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے کھانے میں اگر زہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا: ”بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔“ [2] یعنی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔“ ﴿7﴾ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ [3] کھانا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت لذیذ نعمت ہے اگر سنت کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ ثواب میں مزید اضافہ کے لیے ذیل میں دی گئیں کھانے سے متعلق نیتیں فرمالیجئے!

کھانے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”مسلمان کی نیّت اسکے عَمَل سے بہتر ہے۔“ [4] ﴿1-2﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا۔ (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿3﴾ عبادت ﴿4﴾ تلاوت ﴿5-6﴾ والدین کی خدمت ﴿7﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿8﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿9﴾ حَسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی،

---

1 ...... بہارشریعت، کھانے کا بیان، حصہ ۱۶، ج ۳، ص ۳۷۸

2 ...... فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحدیث: ۱۱۱۳، ج ۱، ص ۱۶۸

3 ...... صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم طعاما، الحدیث: ۵۴۰۹، ج ۳، ص ۵۳۱ ماخوذا

4 ...... المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵

گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں) ﴿10﴾ زمین پر ﴿11﴾ دستر خوان بچھانے کی سنّت ادا کر کے ﴿12﴾ سنّت کے مطابِق بیٹھ کر ﴿13﴾ کھانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ اور ﴿14﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿15﴾ تین انگلیوں سے ﴿16﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿17﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿18﴾ ہر دو ایک لقمہ پر یَاوَاجِدُ پڑھوں گا ﴿19﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿20﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تا کہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں ﴿21﴾ ہڈّی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿22﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿23﴾ آخر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿24﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿25﴾ کھانے کے برتن دھو کر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا [1] ﴿26﴾ جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بِلا ضرورت نہیں اُٹھوں گا ﴿27﴾ کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿28﴾ خِلال کروں گا۔

مِل کر کھانے کی مزید نیّتیں

﴿29﴾ دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿30﴾ مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿31﴾ ان کو بوٹی، کدو شریف، کُھرچَن اور پانی وغیرہ پیش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿32﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿33﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿34﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿35﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿36﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿37﴾ غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ﴿38﴾ ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا ﴿39﴾ کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہوسکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یَاوَاجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

پانی پینے کی سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ﴿2﴾ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ سے پیجئے بڑے بڑے گُھونٹ پینے

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب الاکل، القسم الثالث، ج ۲، ص ۸

سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿3﴾ پانی تین سانس میں پیجئے ﴿4-5﴾ سیدھے ہاتھ سے اور بیٹھ کر پانی نوش کیجئے ﴿6﴾ لوٹے وغیرہ سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 اَمراض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زَم زَم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضُو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔[1] یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ﴿7﴾ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے ﴿8﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ﴿9﴾ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے[2] ﴿10﴾ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابل استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

چلنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ گریبان کھول کر، گلے میں زَنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا اَحمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُر وقار طریقے پر چلنا چاہیے (گلے میں سونے کی چین پہننا مرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے) ﴿2﴾ رسولِ اَکرم، رحمتِ عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں[3] ﴿3﴾ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں ﴿4﴾ راہ چلنے میں پریشان نَظَری (یعنی بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نَظَریں کئے پُر وَقار

---

1 ......ماخوذ ازفتاوی رضویہ، ج٤، ص٥٧٥، ج٢١، ص٦٦٩

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب الاکل، الباب الاول، القسم الثانی، ج٢، ص٨

3 ......الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجآء فی مشیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ والہ وسلم، الحدیث: ١١٧، ١١٨، ص٨٧

طریقے پر چلئے۔ ﴿5﴾ کسی کے گھر کی بالکونی یا کھڑکی کی طرف بلاضرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسِب نہیں ﴿6﴾ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ہمارے پیارے پیارے آقا صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی ﴿7﴾ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے ﴿8﴾ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے ﴿9﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطْعاً غیر مُہذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈِبّوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے ﴿10﴾ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمد و رفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیَسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَوَور ہیڈ پُل'' استِعمال کیجئے ﴿11﴾ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹڑیاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، ریل گاڑی کو کافی دور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں اُلجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نَظَر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹڑی سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خُصُوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ﴿12﴾ عبادت پر قوت حاصِل کرنے کی نیّت سے حتَّی الامکان روزانہ پَون گھنٹہ ذِکر و دُرود کے ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صِحَّت اچھی رہے گی۔ چلنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو وَرزِش ملے گی، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظامِ اِنہضام (ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر قبلہ شریف کی طرف رُوئے اَنور کرکے بیٹھا کرتے تھے۔ اس سنت پر عمل کی نیت سے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی قبلہ رو ہوکر بیٹھنے کی عادت بنائیں۔ ﴿2﴾ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ﴿3﴾ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا بھی سنت ہے[1]۔ (اس دوران گُھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اَوڑھ لیں) ﴿4﴾ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔[2] ﴿5﴾ بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ ﴿6﴾ کوشش کریں کہ اُٹھتے بیٹھتے وقت بُزُرگانِ دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔ ﴿7﴾ جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ﴿8﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[3] ﴿9﴾ مجلس کے اِختتام پر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہوجائیں گے اور جو کوئی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مُہر لگا دی جائے گی وہ دعا یہ ہے: "سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ"[4] ترجمہ: اے اللّٰہ! تیری ذات پاک ہے تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رُجوع کرتا ہوں ﴿10﴾ جب کوئی عالِم باعمل یا مُتقی شخص یا سیّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہوجانا ثواب ہے۔

جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا

---

1 ...... مراۃ المناجیح، چلنے پھرنے سونے بیٹھنے کا بیان، ج٦، ص٣٧٨

2 ...... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث: ٤٨٢١، ج٤، ص٣٣٨

3 ...... الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، الحدیث: ٥٥٤، ص٤٠

4 ...... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث: ٤٨٥٧، ج٤، ص٣٤٧

وہ سُوار ہوتا ہے[1] (یعنی کم تھکتا ہے) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿3﴾ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔[2] (مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اس کا حل یہ ہے جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہوں اور جب مسجد سے باہر آنا ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا۔)[3] ﴿4﴾ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے، کسی نے حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے کہا کہ ایک عورت مردوں کی طرح جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[4] ﴿5﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿6﴾ اِستعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا۔ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)[5] ﴿3﴾ الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اس طرح

---

1 ……صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینة، باب استحباب لبس النعال و ما فی معناها، الحدیث: ۲۰۹۶، ص ۱۱۶۱

2 ……صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، الحدیث: ۵۸۵۵، ج ٤، ص ٦٥

3 ……نزهة القاری، لباس، تشریح حدیث ۲۵۷۵، ج ۵، ص ۵۳۰

4 ……نزهة القاری، لباس، تشریح حدیث ۲۵۷۵، ج ۵، ص ۵۳۰

5 ……صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، الحدیث: ٦۳۲۵، ج ٤، ص ۱۹٦

لیٹنے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا۔"[1] ﴿4﴾ عَصر کے بعد نہ سوئیں عَقْل زائل ہونے کا خوف ہے۔[2] ﴿5﴾ دوپہر کو قَیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مُستحب ہے۔[3] (غالبًا یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے، ذکرِ الٰہی کرتے یا کُتب بینی یا مُطالَعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہوجائے گی[4]) ﴿6﴾ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔[5] ﴿7-8﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔[6] ﴿9﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ﴿10﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، سُبْحٰنَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرْد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا۔[7] ﴿11﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ[8]
ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿12﴾ اُسی وقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری وتقویٰ اختیار کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں[9] ﴿13﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہوجائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے)

---

1 ......سنن ابن ماجة، کتاب الادب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجه، الحدیث: ۳۷۲۳، ج٤، ص٢١٤

2 ......مسند ابی یعلی، مسند عائشة، الحدیث: ٤٨٩٧، ج٤، ص٢٧٨

3 ......الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦

4 ......بہارِ شریعت، بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے آداب، حصہ١٦، ج٣، ص٤٣٥

5 ......الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦

6 ......الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦

7 ......الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦

8 ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا اصبح، الحدیث: ٦٣٢٥، ج٤، ص١٩٦

9 ......الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦

مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔[1] ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے یہ بڑی سعادت ہے۔ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔''[2]

مسواک کی سنتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستر رَکعتوں سے اَفضل ہے[3] ﴿2﴾ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ یہ منہ کی صفائی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا سبب ہے[4] ﴿3﴾ مشائخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا[5] ﴿4﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بد بو ختم کرتی، سنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکیاں بڑھاتی ہے اور معدہ دُرُست کرتی ہے[6]

﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالوَہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھادِی کو وُضُو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کے سکّے) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پَر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ ''تو نے میرے پیارے

---

1. الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۲۹
2. صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، الحدیث:۱۱۶۳، ص۵۹۱
3. الترغیب والترھیب، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک وماجاء فی فضلہ، الحدیث:۱۸، ج۱، ص۱۰۲
4. المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۵۸۶۹، ج۲، ص۴۳۸
5. بہارِ شریعت، وضو کا بیان، حصہ۲، ج۱، ص۲۸۸
6. جمع الجوامع للسیوطی، قسم الاقوال، حرف الفاء، الحدیث: ۱۴۸۶۷، ج۵، ص۲۴۹

حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت (مسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال ودولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟"[1] ﴿6﴾ سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور علماء کے پاس بیٹھنا۔[2] ﴿7﴾ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ﴿8﴾ مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ﴿9﴾ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿10﴾ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ﴿11﴾ مسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کرلیجئے ﴿12﴾ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ﴿13﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے ﴿14﴾ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴿15﴾ ہر بار دھولیجئے ﴿16﴾ مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ﴿17﴾ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ﴿18﴾ مُٹّھی باندھ کر مسواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے ﴿19﴾ مسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔[3] ﴿20﴾ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سَمُنْدر میں ڈبو دیجئے۔ ﴿21﴾ حضرتِ ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مسواک کو لازِم کرلو، اس میں غَفلت نہ کرو، کیونکہ مسواک میں چوبیس خُوبیاں ہیں۔ اِن میں سب سے بڑی خُوبی یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، مالداری اور کُشادگی پیدا ہوتی ہے، مُنہ میں خُوشبو پیدا ہوتی

---

1 ......لواقح الانوار القدسية، المامورات، المواظبة على السواك عند الوضوء وعند كل صلاة، ص ٣٨

2 ......احياء علوم الدين، كتاب الاكل، الباب الرابع، فصل يجمع آدابا ومناهى...الخ، ج ٢، ص ٢٧

3 ......ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ١، ص ٦٢٣

ہے، مَسُوڑھے مَضبوط ہوجاتے ہیں، دردِسَر کوسُکون ہوتا ہے، داڑھ کا درددُور ہوتا ہے اور چہرے کے نُور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فِرشتے مُصافحہ کرتے ہیں۔ [1]

اِستنجا کا طریقہ اور آداب

اِستنجا خانے میں جِنّات اور شَیاطین رہتے ہیں اگر جانے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لی جائے تو اِس کی بَرَکت سے وہ سِتْر نہیں دیکھ سکتے۔ اِستنجا خانے میں داخِل ہونے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لیجئے بلکہ بہتر ہے کہ (اوّل آخر ایک بار درود شریف، پھر) یہ دُعا پڑھ لیجئے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِث [2] ترجمہ: الله کے نام سے شروع، یاالله! میں ناپاک جِنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں ﴿1﴾ پھر پہلے اُلٹا قدم اِستنجا خانے میں رکھ کر داخِل ہوں ﴿2﴾ ننگے سر اِستنجا خانے میں داخِل ہونا ممنوع ہے ﴿3﴾ جب پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو مُنہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بُھول کر قبلہ کی طرف مُنہ یا پُشت کر کے بیٹھ گئے تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے اس طرح رُخ بدل دیں کہ کم از کم 45 ڈگری سے باہر ہو جائیں اس میں اُمّید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفِرت و بخشش فرما دی جائے ﴿4﴾ بچّوں کو بھی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرا کے پیشاب یا پاخانہ نہ کرائیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہوگا ﴿5﴾ جب تک قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ بدن کھولے ﴿6﴾ کسی دینی مسئلے پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے ﴿7﴾ اس وَقت چھینک ﴿8﴾ سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے ﴿9﴾ اگر خود چھینکے تو زَبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰه نہ کہے، دل میں کہہ لے ﴿10﴾ بات چیت نہ کرے ﴿11﴾ اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے ﴿12﴾ اُس نَجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے ﴿13﴾ خوامخواہ دیر تک اِستنجا خانے میں نہ بیٹھے ﴿14﴾ سیدھے ہاتھ سے پانی بہائے اور اُلٹے ہاتھ سے استنجاء کرے ﴿15﴾ سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے ﴿16﴾ طہارت حاصِل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابُن وغیرہ سے بھی دھولے ﴿17﴾ جب اِستنجا خانے سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہَر نکالے اور باہر نکلنے کے

1. ......فیض القدیر، تحت الحدیث: ٥٩٣٠، ج٤، ص٥٩٣
2. ...... کتاب الدعاء للطبرانی، الحدیث: ٣٥٧، ص١٣٢ ماخوذا

بعد (اوّل آخر درود شریف کے ساتھ) یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت) بخشی۔ [1] بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملا لے: غُفْرَانَكَ۔ ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت کا سُوال کرتا ہوں۔ [2] اِس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو جائے گا ﴿18﴾ پانی سے استنجا کرتے وقت عُموماً پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آجاتے ہیں لہٰذا اِحتیاط اسی میں ہے کہ بعدِ فراغت قدموں کے وہ حصّے دھو کر پاک کر لئے جائیں مگر یہ خیال رہے کہ دھونے کے دَوران اپنے کپڑوں یا دیگر چیزوں پر چھینٹے نہ پڑیں۔

خوشبو لگانا سنت ہے

﴿1﴾ عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے، ہمارے مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔ ﴿2﴾ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بدقسمتی سے اب عموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل ''ائیر فریشنر'' (Air Frashner) کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہٰذا ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ﴿3﴾ اگر کوئی خوشبو کا تحفہ پیش کرے تو رد نہ کریں، نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رد نہ فرماتے۔ [3] ﴿4﴾ مَردوں کو اپنے

---

1 ……سنن ابن ماجة ، کتاب الطهارة، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، الحدیث: ٣٠١، ج١، ص١٩٣

2 ……سنن الترمذی، ابواب الطهارة، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، الحدیث: ٧، ج١، ص٨٧

3 ……سنن الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم، الحدیث: ٢١٦، ج٥، ص٥٤٠

لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صَنْدل اور اسی قِسم کے بے رنگ عِطریات۔ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ [1] چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔ [2] معلوم ہوا کہ خواتین کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔ خواتین حدیثِ ذیل سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رء وف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے''، یعنی زانیہ ہے۔ [3] خوشبو کی دُھونی لینا سنت سے ثابت ہے۔ میٹھے میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کبھی خالص عُود اور کبھی عُود کے ساتھ کافُور ملا کر دُھونی لیا کرتے تھے۔ [4]

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے غمخوار، دو عالم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں اور مُعَنْبر مُعَنْبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں معطر معطر فضاؤں میں مُعَطَّر مُعَطَّر سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلْوؤں میں عافیت کیساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

خوشبو لگانے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔ [5] ﴿1﴾ نبی کریم، رء وف رحیم

---

1 ......ماخوذ از مراۃ المناجیح، لباس کا بیان، ج٦، ص١١٣

2 ......سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث: ٢٧٩٦، ج٤، ص٣٦١

3 ......سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراهية خروج المرأة متعطرة، الحدیث: ٢٧٩٥، ج٤، ص٣٦١

4 ......صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرها، باب استعمال المسك...الخ، الحدیث: ٢٢٥٤، ص١٢٣٧

5 ......المعجم الکبیر للطبرانی، یحی بن قیس الکندی، الحدیث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا ﴿2﴾ لگانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ ﴿3﴾ لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور ﴿4﴾ لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا ﴿5﴾ ملائکہ اور ﴿6﴾ مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا ﴿7﴾ عَقْل بڑھے گی تو اَحکامِ شرعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قُوّت حاصِل کروں گا، امام شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عُمدہ خوشبو لگانے سے عَقْل بڑھتی ہے ﴿8﴾ لباس وغیرہ سے بدبو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شَرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مَثَلاً اس طرح سے کہنا کہ ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبو آرہی تھی'' غیبت ہے) ﴿9﴾ موقع کی مُناسَبَت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں مَثَلاً ﴿10﴾ نَماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا ﴿11﴾ مسجِد ﴿12﴾ نَمازِ تہجُّد ﴿13﴾ جُمعہ ﴿14﴾ پیر شریف ﴿15﴾ رَمضانُ المبارک ﴿16﴾ عیدُ الفِطْر ﴿17﴾ عیدُ الاَضْحٰی ﴿18﴾ شبِ معراجُ النَّبی ﴿19﴾ شبِ براءَت ﴿20﴾ درسِ قراٰن وحدیث ﴿21﴾ تِلاوت ﴿22﴾ اَوراد و وظائف ﴿23﴾ دُرُود شریف ﴿24﴾ دینی کتاب کا مُطالَعہ ﴿25﴾ تدریسِ علمِ دین ﴿26﴾ تعلیمِ علمِ دین ﴿27﴾ فتوٰی نویسی ﴿28﴾ دینی کُتُب کی تصنیف و تالیف ﴿29﴾ دینی اجتماع ﴿30﴾ اجتماعِ ذِکْر ﴿31﴾ قراٰن خوانی ﴿32﴾ بیان کرتے وَقت ﴿33﴾ عالِم ﴿34﴾ ماں ﴿35﴾ باپ ﴿36﴾ مومنِ صالح ﴿37﴾ پیر صاحِب کی بارگاہ میں حاضِری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ جتنی اچھی اچھی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرُست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیّتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اچھی نیتوں کے ساتھ خوشبو لگانے کی توفیق عطا فرما اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا عامل۔ اٰمین

مختلف موقعوں کی دعائیں تحریر کی جاتی ہیں ان کو یاد کرلیجئے اور جب جب موقع ہو ان کو پڑھ کر ڈھیروں نیکیاں کمائیے!

بَیتُ الخَلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَآئِث [1]

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ناپاک جِنّ اور جِنّیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

بَیتُ الخَلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ [2]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اَذِیَّت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضۡحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ [3]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہنستا رکھے۔

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب: الدعاء عند الخلاء، الحدیث: ۶۳۲۲، ج ۴، ص ۱۹۵

2 ......مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، باب: ما یقول الرجل وما یدعو به...الخ، الحدیث: ۲، ج۷، ص ۱۴۹

3 ......الحصن الحصین، فیما یتعلق بالامور العلویة کسحاب و رعد...الخ، ص ۱۰۴

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[1]

ترجمہ: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[2]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام ہو۔
اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم[3]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْن[4]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

---

1 ...... الحصن الحصین، اذکار الخروج الی المسجد، ص ٥٤

2 ...... الحصن الحصین، اذکار الخروج الی المسجد، ص ٥٤

3 ...... کنز العمال، کتاب المعیشۃ و العادات، قسم الاقوال، الحدیث: ٤٠٧٩٢، ج ١٥، ص ١٠٩

4 ...... سنن ابی داود، کتاب الاطعمۃ، باب: ما یقول الرجل اذا طعم، الحدیث: ٣٨٥٠، ج ٣، ص ٥١٣

کسی نے کھلایا ہو تو یہ دعا بھی پڑھئے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ[1]

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ[2]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنے والے کیلئے دعا

یَرْحَمُكَ اللّٰہ[3]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔

چھینک کا جواب دینے والے کے لئے دعا

﴿1﴾ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ[4]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف و فضل ایثارہ، الحدیث: ٢٠٥٥، ص١١٣٦

2 ......الحصن الحصین، فیما یتعلق بالامور العلویۃ کسحاب و رعد...الخ، ص١٠٣

3 ......الحصن الحصین، فیما یتعلق بالامور العلویۃ کسحاب و رعد...الخ، ص١٠٣

4 ......الحصن الحصین، فیما یتعلق بالامور العلویۃ کسحاب و رعد...الخ، ص١٠٣

﴿2﴾

ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

سَفَر پر روانہ ہوتے وقت گھر والوں کیلئے دعا

اَسۡتَوۡدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَايُضِيۡعُ وَدَآئِعَه (2)

ترجمہ: میں تم کو اللّٰہ کے سِپُرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ (3)

ترجمہ: اللّٰہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ
مَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡن (4)

ترجمہ: سب خوبیاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو، پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (طاقت) کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

---

1 ......الحصن الحصين، فيما يتعلق بالامور العلوية كسحاب و رعد...الخ، ص ١٠٣

2 ......سنن ابن ماجه ،كتاب الجهاد ،باب تشييع الغزاة ووداعهم،الحديث:٢٨٢٥،ج٣،ص ٣٧٢

3 ......الحصن الحصين،ادعية السفر، ص ٨٠

4 ......سنن ابى داود، كتاب الجهاد،باب ما يقول الرجل اذا ركب،الحديث:٢٦٠٢،ج٣،ص ٤٩

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا[1]

ترجمہ: اے اللہ ! میں تجھ سے داخل ہونے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے ہم باہر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسا کیا۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[2]

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا[3]

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔

---

1. ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل اذا دخل بیتہ، الحدیث: ٥٠٩٦، ج٤، ص٤٢٠
2. ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث: ٥٠٩٥، ج٤، ص٤٢٠
3. ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن، الحدیث: ٦٣١٤، ج٤، ص١٩٢

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ [1]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

چاند کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ [2]

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہو جانے والے کی بُرائی سے۔

بارش کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ سُقْیًا نَافِعًا [3]

یاالٰہی ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔

علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے!

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن، الحدیث: ٦٣١٤، ج٤، ص١٩٢

2 ...... سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المعوذتین، الحدیث: ٣٣٧٧، ج٥، ص ٢٢٠

3 ...... مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب فی الریاح، الحدیث: ١٥٢٠، ج١، ص٢٩٢

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَام [1]

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اے عظمت اور بزرگی والے!

بلندی پر یا سیڑھیاں چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَر [2]

اللہ سب سے بڑا ہے

سیڑھیاں یا ڈھلان سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحٰنَ اللّٰہ [3]

اللہ پاک ہے

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ [4]

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

---

1 ......المستطرف،الباب الرابع،الفصل الثانی،ج ١،ص ٤٠

2 ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفا، الحدیث: ٢٩٩٤، ج٢، ص٣٠٧

3 ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفا، الحدیث: ٢٩٩٤، ج٢، ص٣٠٧

4 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلسه، الحدیث: ٣٤٤٤، ج٥، ص٢٧٣

تیسرا باب
اِصلاحی بیانات
حسنِ اخلاق، صبر، معاف کردینے، والدین کے حقوق، اِحترامِ مسلم
اور دیگر موضوعات پر بیانات
www.dawateislami.net

نماز کے فضائل

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: جس نے صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قیامت اُس کومیری شَفاعت نصیب ہوگی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوذرغِفَّاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم جاڑوں میں باہرتشریف لے گئے، پت جھڑ کا زمانہ تھا،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوٹہنیاں پکڑیں ان سے پتّے گرنے لگے،فرمایا:اے ابوذر!میں نے عرض کی،لبیک یارسول اللّٰہ!فرمایا:''مسلمان بندہ اللّٰہ کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تواس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔''[2]

خطائیں مٹادی جاتی ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا: ''بتاؤتو!کسی کے دروازہ پرنہرہووہ اس میں ہرروز پانچ بار غسل کرے کیااس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟''عرض کی: نہیں۔فرمایا:''یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللّٰہ عزَّوَجلَّ ان کے سبب خطاؤں کومٹادیتا ہے۔''[3]

معلوم ہوا کہ مسلمان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا رہےتواس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اوروہ گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

---

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح ...الخ، الحدیث:۱۷۰۲۲،ج۱۰،ص۱۶۳

2 ......المسند للامام احمد، مسند الأنصار،حدیث أبی ذرالغفاری، الحدیث:۲۱۶۱۲،ج۸،ص۱۳۳

3 ...... صحیح مسلم،کتاب المساجد...الخ،باب المشی إلی الصلاۃ...الخ، الحدیث: ۶۶۷،ص۳۳۶

عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور مَیلا کُچیلا پرندہ

ایک دفعہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام دریا کے کِنارے کِنارے چلے جا رہے تھے، دفعۃً آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نَظَر ایک سفید نُورانی پرندے پر پڑی۔ آپ نے دیکھا کہ وہ پرندہ دریا کی میلی کیچڑ میں لَوٹ پَوٹ ہوا جس سے اس کا بدن آلودہ ہو گیا پھر وہ پرندہ وہاں سے نکل کر دریا میں نَہایا اور پھر اُجلا ہو گیا۔ یہی عمل اُس نے پانچ مرتبہ کیا۔

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پرندے کے اِس فعل سے بڑا تعجب ہوا، حضرت جبرائیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے آپ کو مُتَعَجِّب دیکھ کر بتایا کہ اے عیسیٰ! (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) یہ پرندہ جو آپ کو دِکھایا گیا ہے یہ اُمّتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نمازیوں کی مِثال ہے، یہ کیچڑ اُن کے گناہوں کی اور دریا اُن کی نمازوں کی مِثال ہے، مطلب یہ کہ یہ پرندہ جس طرح کیچڑ میں لَوٹا اور نہا کر پاک وصاف ہو گیا اِسی طرح اُمّتِ محمد یہ کے گُناہگار پانچ نمازوں کے سبب اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل واحسان ہے کہ ہم سے سرزد ہونے والے گناہوں کو وہ نماز کی برکت سے معاف فرما دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کیا کریں تاکہ ہم بھی بخشش ومغفرت کے حق دار بن سکیں۔

پیارے بھائیو! نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے ایمان لانے کے بعد سب سے زیادہ نماز کی اہمیت ہے قرآن پاک میں بار بار نماز کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾[2]

ترجمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی

1...... نزہۃُ المجالِس، باب فضل الصلوات...الخ، ج ۱، ص ۱۴۵

2......پ ۱، البقرۃ: ۴۳

رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔[1]

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾[2]

ترجمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کو۔

حضرت سیّدنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سے ایک گناہ سرزد ہوا، وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا، اس پر یہی آیت مبارکہ نازل ہوئی، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ”میری پوری اُمت کے لیے۔“[3] سبحٰن اللہ! نماز کے مزید چند اور فضائل بھی ملاحظہ فرمائیے:

سب سے بڑا احسان

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز ادا کرنے کی توفیق دی گئی۔[4]

جنّتوں کے دروازے

حضرت سیّدنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنّتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سِنکے، نہ کھنکارے۔“[5]

1. ......خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ تحت الآیۃ: ۴۳
2. ...... پ ۱۲، ھود: ۱۱۴
3. ......صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلاۃ کفارۃ، الحدیث: ۵۲۶، ج ۱، ص ۱۹۶
4. ......سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً...، الحدیث: ۲۹۲۰، ج ۴، ص ۴۱۸
5. ......الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترھیب من البصاق فی المسجد، الحدیث: ۴۴۸، ج ۱، ص ۱۵۴

پریشانیاں دور ہوں

نماز پڑھنے کے جہاں بے شمار فضائل ہیں وہاں یہ بھی فضیلت ہے کہ اس کی برکت سے پریشانیاں اور مشکلات دور ہوتی ہیں چنانچہ جب کوئی مصیبت یا مشکل آجائے تو نماز میں مشغول ہوجانا چاہیے قرآن پاک میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِؕ[1] **ترجمۂ کنز الایمان:** اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ اِسْتِعانت (مدد حاصل کرنے) کی تعلیم فرمائی گئی ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہم اُمور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہوجاتے تھے۔[2]

نماز بے حیائیوں اور بُرائیوں سے روکتی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالٰی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ[3] **ترجمۂ کنز الایمان:** بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان بُرائیوں کو ترک کردیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتِکاب کرتا تھا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہوگیا۔[4] نماز کی برکت سے برائیوں سے تائب ہونے والے ایک عاشق کی حکایت بھی ملاحظہ فرمائیے: چنانچہ

---

1 ......پ ۱، البقرة: ۴۵

2 ......خزائن العرفان، پ ۱، البقرة، تحت الآیة: ۴۵

3 ...... پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵

4 ......خزائن العرفان، پ ۲۱، العنکبوت، تحت الآیة: ۴۵

عاشقِ ناشاد

ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہو گیا اور شب و روز اُس کے فِراق میں بے قرار رہنے لگا، آخر کار ہمت کر کے اپنے عشق کا اِظہار کر ہی ڈالا اور وِصال (ملاپ) کا طالب ہوا۔ وہ عورت شادی شدہ تھی اور نہایت شریف خاندان سے تعلق رکھتی تھی، اسے شوہر کے حقوق کے بارے میں بھی علم تھا کہ شوہر کی نافرمانی سے دُنیا و آخرت میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا لہٰذا کچھ سوچ و بچار کے بعد، اپنے شوہر کو اس ''زبردستی'' کے عاشق کے بارے میں بتا دیا۔

اُس کا شوہر پرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمند بھی تھا۔ اسے اپنی زَوجہ پر پورا اِعتماد تھا دونوں ایک دوسرے سے خوش بھی تھے، حُسنِ اِتّفاق سے وہ ایک مسجد میں اِمامت بھی کرتا تھا لہٰذا اپنی زوجہ ہی کی مَعرِفت اُس نے یہ جواب دِلوایا کہ ''اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری بات مان لوں تو پہلے فُلاں مسجد میں فُلاں اِمام کے پیچھے متواتر چالیس روز پانچوں وقت کی نمازیں با جماعت ادا کرو۔

''مرتا کیا نہ کرتا'' عاشق جو ٹھہرا، اُس نے شرط مَنظور کر لی اور پابندی سے با جماعت نماز شروع کر دی، جوں جُوں دِن گزرتے گئے تُوں تُوں نماز کی برکتیں اُس پر آشکار ہوتی چلی گئیں، جب چالیس دن گزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی، چنانچہ اس نے عورت کو یہ پیغام بھیجا:

''مُحترمہ! نماز کی برکت سے میری آنکھیں کھل گئیں ہیں، میں مَعَاذَ اللّٰہ حرام کاری کے خواب دیکھتا تھا لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے آپ کی محبت سے چھٹکارا عطا فرما دیا ہے اور اب میرے دل میں اپنے رب اللّٰہ عَزَّوَجَل کی محبت کا دریا موجزن ہے۔ الحمد للّٰہ عَزَّوَجَل میں نے آپکی محبت اور اپنی بدنیتی سے توبہ کر لی ہے۔''

جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سُنایا تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اپنے ایک بگڑے ہوئے مسلمان بھائی کی اِصلاح کی خبر پا کر وہ مَسرّت سے جھوم اُٹھا اور اُس کی زبان سے بے ساختہ یہ جاری ہو گیا: صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ یعنی ربِ عظیم نے بالکل سچ فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ (پ ۲۱،العنکبوت:۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بےشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔[1]

دیکھا آپ نے؟ نماز کی برکت سے ایک ''عاشقِ ناشاد'' راہِ راست پر آ گیا اور اُس کا دل مالکِ حقیقی کی سچی محبت سے سرشار ہو گیا۔ درحقیقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہے ہی ایسی کہ جس خوش نصیب کو یہ لذت وچاشنی نصیب ہو جائے وہ یقیناً پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا۔

دو عالَم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی نماز کا جائزہ لیں، اپنے وُضو اور غُسل دُرست کریں اور نماز کے ظاہری و باطنی آداب اور سنتیں سیکھ کر خُشوع وخُضوع کے ساتھ نماز پڑھیں تو ضرور اس کے برکات وثمرات ظاہر ہوں گے۔ اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِین اٰمین یارب العالمین!

جنت میں بھی علماء کی حاجت ہوگی

مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا فرمان پُرنور ہے: جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے اس لیے کہ وہ ہر جمعہ کو اللّٰہ تعالٰی کے دیدار سے مشرف ہوں گے، اللّٰہ تعالٰی فرمائے گا: تَمَنَّوْا عَلَيَّ مَا شِئْتُم یعنی مجھ سے مانگو، جو چاہو۔ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: یہ مانگو، وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دنیا میں علمائے کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، باب الالف، الحدیث:۷۷۸، ج ۱، ص ۱۳۸)

---

[1]......نزهة المجالس، باب فضل الصلوات ...الخ، ج ۱، ص ۱۴۰

توبہ کے فضائل

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنا سارا وقت آپ پر دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا! تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کے دَلدَل میں پھنسنے والے کی توبہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک بار نصف رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا، میں نے راستے میں دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جا رہے ہیں، میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قَتْل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جارہے ہیں، جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کر کے ان سے کہا: خدا کے لئے تم میرے سوال کا جواب دو! کیا تم نے خود اسے قَتْل کیا ہے، یا کسی اور نے؟ اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لئے کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قَتْل کیا ہے اور نہ ہی یہ مَقْتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قَبْر کے پاس ہمارا اِنتظار کر رہی ہے، آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آ جاؤ! میں حقیقت جاننے کے لئے ان کے ساتھ ہولیا۔

جب ہم قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کُھدی ہوئی قَبْر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں، میں ان کے قریب گیا اور پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کَفن دَفن میں شریک ہو جاتے؟ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے لَخْتِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں غَرْق رہتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے

[1] ......سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (ت٨٨)، الحدیث:٢٤٦٥، ج٤، ص٢٠٧

بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی:

﴿1﴾...... جب میں مرجاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے ارد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

﴿2﴾...... مجھے رات کے وَقْت دَفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

﴿3﴾...... جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچالے۔

جب یہ فوت ہوگیا تو میں نے اس کی پہلی وصیت کے مطابق اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو غیب سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے۔

جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا، میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا، اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کَفَن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں، میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے ہمیں مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا: ''اے شیخ! ہمارا رب بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے، وہ نیکوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے آنکھیں بند کرلیں، ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی درست کر کے واپس آ گئے۔''[1]

گناہوں سے چھٹکارے کی تدبیر کریں

آج کل کے پُرفتن حالات میں جہاں گناہ کرنا بے حد آسان اور نیکی کرنا بے حد مشکل ہو چکا ہو اور نفس و شیطان ہاتھ دھو کر انسان کے پیچھے پڑے ہوں، وہاں انسان کا گناہوں سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ لیکن یاد رکھئے!!! گناہوں کا

1 ...... حکایات الصالحین، ص ٧٨

انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں لہٰذا اس سے پہلے کہ پیامِ اَجل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ہمیں چاہیے کہ ان گناہوں سے چُھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو گناہوں کو انسان کے نامۂ اعمال سے دھوڈالتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾[1]

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! تو نے جب بھی مجھے پکارا اور مجھ سے رُجوع کیا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کردی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں، اور اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تیری بخشش کردوں گا اور میری ذات بے نیاز ہے، اے ابنِ آدم! اگر تیری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو گھیر لیں لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو گا تو میں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔''[3]

گناہوں سے توبہ نہ کرنے کی چند وجوہات

توبہ کی اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض لوگ توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں اس کی یہ وجوہات

1 ......پ: ۲۵، الشورٰی: ۲۵

2 ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، الحدیث: ۴۲۵۰، ج۴، ص ۴۹۱

3 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار...الخ، الحدیث: ۳۵۵۱، ج۵، ص ۳۱۸

ہوسکتی ہیں:

گناہوں کے انجام سے غافل ہونا

گناہوں سے توبہ میں سُستی کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ انسان کو جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ یہ تاخیر سے وُقوع پذیر ہونے والی چیز کی نسبت فوری طور پر حاصل ہونے والی شے کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے مثلاً زِنا کرنے والا اس سے فوری طور پر حاصل ہونے والی لذت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور اس کی اُخروی سزا کے بارے میں سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

ایسا شخص غور کرے کہ اگرچہ یہ عذابات میری نگاہوں سے اوجھل سہی لیکن ہیں تو یقینی، کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں مثلاً کوئی ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مَرَض ہے لہٰذا چکنائی والی چیزیں پَراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل ترک کردو ورنہ تمہاری تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آیندہ نقصان سے بچنے کیلئے ان اشیاء کو ان کی تمام تر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق کے وعدۂ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک نہیں کرتا۔

اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہوجائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گناہوں کی لذت کا غلبہ

بعض اوقات انسان کے دل ودماغ پر مختلف گناہوں مثلاً زنا، شراب نوشی، بدنگاہی، نامحرم عورتوں سے ہنسی مذاق، فلم بینی وغیرہ کی لذت کا اس قَدَر غَلَبہ ہوجاتا ہے کہ وہ ان گناہوں کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، ان گناہوں کے بغیر اسے اپنی زندگی بہت اداس اور ویران محسوس ہوتی ہے، یوں وہ توبہ سے محروم رہتا ہے۔

اس قسم کی صورتِ حال سے دوچار شخص اس طرح سوچ وبچار کرے کہ زندگی کے مختصر ایّام میں، میں ان لذتوں کو نہیں چھوڑ سکتا لیکن مرنے کے بعد یہ ساری لذتیں مجھ سے منقطع ہو جائیں گی اور ان کی پاداش میں مجھ پر عذاب مُسلَّط کر دیا گیا تو میں اسے برداشت نہ کر سکوں گا، ان گناہوں میں لذت ضرور ہے لیکن ان کا انجام نہایت ہولناک ہے۔ لہٰذا ارادہ کرلے کہ اب گناہ نہیں کروں گا اور ان گناہوں سے سچی پکی توبہ کرلے۔

رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا

ہمارے معاشرے میں اس قسم کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں کہ جب انہیں گناہوں سے توبہ کی ترغیب دی جائے تو اس قسم کے جملے بول کر لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا بخشنے اور رحم فرمانے والا ہے، ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔ اور توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔

ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قہّار اور جبّار بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات ہیں، اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان بھی جہنم میں جائیں گے تو اب آپ ہی بتائیے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ الٰہی کا شکار ہوں اور جہنم میں جائیں لیکن آپ پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہو اور آپ کو داخلِ جنت کیا جائے؟

دیانت داری سے سوچئے کہ رحمتِ الٰہی پر اس قدر یقین کا اظہار کہیں سامنے والے کو خاموش کروانے کے لئے تو نہیں ہے؟ غور فرمالیجئے کیا دیگر امور میں بھی آپ کا ایسا ہی یقین ہے اگر نہیں تو خدارا! نفس وشیطان کے دھوکے سے اپنی جان چھڑائیے کہ گناہ کرکے توبہ کئے بغیر مغفرت کا امیدوار بننے والے کو حدیثِ پاک میں احمق قرار دیا گیا ہے:

چنانچہ سرورِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنا مُحاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔[1] اس انداز سے سوچنے کی برکت سے بہت جلد توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

[1]...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۲۳، ج ٦، ص ۷۸

کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوجانا

بعض لوگ بدقسمتی سے طویل عرصے تک بڑے بڑے گناہوں مثلاً چوری، قتل، ڈاکے، دہشت گردی وغیرہ میں مبتلاء رہتے ہیں، شیطان ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے بعد تجھے معافی نہیں ملنے والی یا اب تیری بخشش ہونا مشکل ہے۔علمِ دین سے محروم یہ افراد مایوسی کا شکار ہوکر گناہوں پر مزید دلیر ہوجاتے ہیں اور توبہ سے محروم رہتے ہیں۔ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے جیسا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ [1]

ترجمۂ کنز الایمان: اللّٰہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللّٰہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

رحمتِ خداوندی کس طرح اپنے امیدوار کو آغوش میں لیتی ہے اس کا اندازہ ان روایات سے لگایئے: چنانچہ

حق تعالیٰ کی مہربانی

سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔[2]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی سو رحمتیں

سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے، ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں اور ماں کی شفقت و محبت اپنے بچے پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا اسی رحمت کے باعث ہے۔قیامت

---

1 ......پ: ۲۴، الزمر: ۵۳

2 ......صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه تعالی...الخ، الحدیث: ۲۷۵۴، ص ۱۴۷۲

کے دن ان ننانوے رحمتوں کے ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کرکے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا اور ہر رحمت آسمان وزمین کے طبقات کے برابر ہوگی۔[1]

سو قتل کرنے والا

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے، جب اس نے اہلِ زمین میں سب سے بڑے عالِم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا، وہ اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ راہب نے کہا: نہیں! اس نے اسے بھی قتل کردیا اور سو کا عدد پورا کرلیا۔

پھر اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالِم کے بارے میں سوال کیا تو اسے ایک عالِم کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے اس عالِم سے کہا: میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے کہا: ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ فلاں فلاں علاقہ کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ بُرائی کی سرزمین ہے۔

وہ قاتِل اس علاقہ کی طرف چل دیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے: رحمت کے فرشتے کہنے لگے: یہ دِلی ارادے سے توبہ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف آیا تھا اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور ان دونوں فرشتوں نے اسے فیصلے کے لئے مقرر کرلیا، اس فرشتے نے ان سے کہا: دونوں طرف کی زمینوں کو ناپ لو! یہ جس زمین کے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے، جب زمین ناپی گئی تو وہ اس زمین کے قریب تھا جس کے ارادے سے وہ اپنے شہر سے نکلا تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔[2] امید ہے کہ جب ان باتوں کو پیش نظر رکھیں

---

1 ...... کنز العمال، کتاب التوبۃ، قسم الاقوال، الحدیث: ۱۰۴۰۰، الجزء۴، ج ۲، ص ۱۰۷

2 ...... کتاب التوابین ،ذکر التوابین من آحاد الامم الماضیۃ، توبۃ من قتل مائۃ نفس، ص ۸۵

گے تو توبہ کی سعادت پالیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

توبہ کا مطلب

یاد رکھئے کہ ٹھنڈی آہیں بھرنے، یا اپنے گالوں پر چپت مارنے، یا اپنے ناک اور کانوں کو ہاتھ لگانے، یا اپنی زبان دانتوں تلے دبا لینے، یا سر ہلاتے ہوئے ''توبہ توبہ توبہ'' کہنے کا نام توبہ نہیں ہے بلکہ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی جان کر اس پر نادِم ہوتے ہوئے رب سے معافی طلب کرے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے اس گناہ کے اِزالہ کے لئے کوشش کرے! یعنی نماز قضا کی تھی تو اب ادا بھی کرے، چوری کی تھی یا رشوت لی تھی تو بعدِ توبہ وہ مال اصل مالک یا اس کے ورثاء کو واپس کرے یا معاف کروالے اور ان دونوں (یعنی اصل مالک یا ورثاء) کے نہ ملنے کی صورت میں اصل مالک کی طرف سے راہِ خدا میں صدقہ کر دے۔[1] علی ھذا القیاس ان کے علاوہ دوسرے گناہوں سے توبہ کا بھی یہی طریقہ ہے۔

توبہ کا طریقہ

توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تنہائی میں دو رکعت صَلٰوۃُ التَّوْبَہ پڑھے پھر اپنی نافرمانیوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احسانات، اپنی ناتُوانی اور جَہَنَّم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بہائے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لے، اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں معافی طلب کرے اور یہ یقین رکھے کہ اللہ کی رحمت سے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچی توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔امین

غمخواری کا ثواب

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم: جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرتا (یعنی تسلی دیتا) ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے عزّت کا لباس پہنائے گا۔

(الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی کثرۃ المصلین وفی التعزیۃ، ج۴، ص۱۸۰)

---

1 ......ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۱

حُسنِ اَخلاق

درود پاک کی فضیلت

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر درودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''[1]

ایسے بھی لوگ ہوئے ہیں جہاں میں

حضرت سیّدنا ابوعثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک دعوت میں بلایا گیا تا کہ ان کے اَخلاق کی آزمائش کی جائے چنانچہ جب وہ تشریف لائے تو میزبان نے اندر نہ جانے دیا اور کہا کہ کھانا خَتْم ہو چکا ہے، یہ سن کر آپ واپس ہو گئے، ابھی آپ نے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ میزبان پیچھے پہنچا اور آپ کو واپس لے آیا لیکن پھر لوٹا دیا، اسی طرح کئی بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بلایا اور پھر لوٹا دیا۔ آخر کار میزبان آپ سے مُتَاَثِّر ہو ہی گیا اور تعریفی کلمات اس کی زبان پر جاری ہو گئے: ''واقعی آپ تو ایک عظیم جواں مرد ہیں، آپ کے اَخلاق نہایت ہی بلند ہیں اور آپ تو صبر کے پہاڑ ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس شخص سے انکساراً فرمایا: ''یہ جو کچھ تم نے دیکھا یہ تو کتے کی عادت ہے کہ جب اسے بلاتے ہیں تو وہ آ جاتا ہے اور جب دُھتکارتے ہیں تو واپس ہو جاتا ہے، پس یہ کوئی قابلِ قدر بات تو نہیں۔''[2]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے اخلاقِ کریمہ اور ان کی عاجزی کی ایک جھلک آپ نے مُلاحَظہ فرمائی! آج کوئی ہمارے ساتھ یہ سلوک کر کے تو دکھائے؟ ہمارا تو غصّے کے مارے بُرا حال ہو جائے اور اس طرح سے ہماری بے عزّتی کرنے والے کے ہم تو جانی دشمن ہو جائیں مگر ولی تو پھر ولی ہوتا ہے، اتنا ہو چکنے کے بعد بھی عاجزی کا حال یہ ہے کہ اپنے اس عظیم اَخلاقی کارنامے کو ایک کتے کے فعل سے تشبیہ دے کر شیطان کے ایک بہت ہی خطرناک وار کو ناکام کر دیا کیونکہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے اور ہم پھول جائیں تو یہ بھی شیطان کی کامیابی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان

1......مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵

2......احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان علامات حسن الخلق، ج۳، ص۸۷

لعین کے شر سے بچائے اور حسنِ اَخلاق کی دولت عطا فرمائے! آمین۔

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آنا چاہیے، یہ وہ صِفت ہے جس کے بارے میں حضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اَخلاق اچھے ہوں''۔[1]

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے بہترین چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اَخلاق۔''[2]

سب سے زیادہ وزن دار نیکی

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن مومن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وَزْن دار نیکی اچھے اَخلاق ہوں گے۔''[3]

اچھے اَخلاق گناہ مٹا دیتے ہیں

نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اچھے اَخلاق گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔''[4]

حسنِ اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واله وسلَّم، الحدیث: ۳۵۵۹، ج ۲، ص ۴۸۹

2 ......شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه واله وسلَّمَ واجلاله وتوقیره، الحدیث: ۱۵۲۹، ج ۲، ص ۲۰۰

3 ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، الحدیث: ۲۰۱۰، ج ۳، ص ۴۰۴

4 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث: ۸۰۳۶، ج ۶، ص ۲۴۷

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''کیا میں تمہیں دنیاوآخرت کے عُمدہ اَخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں! وہ یہ کہ جوتم سے قَطع تعلق کرے تم اس سے جوڑو، جوتمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرواور جوتم پر ظُلم کرے تم اس سے درگزر کرو۔'' [1]

تشریف آوری کا مقصد

پیارے بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اَخلاق ومعاملات کو درست کریں، ان کے اندر سے بُرے اَخلاق کی جڑیں اکھاڑیں اوران کی جگہ بہتر اَخلاق پیدا کریں! چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔'' [2]

جولوگ ہر وَقْت گال پُھلائے، منہ لٹکائے اور پیشانی پر بَل ڈالے ہوئے تیوری چڑھائے ہوئے ہر آدَمی سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ بہت ہی بُری خصلت کے حامل ہوتے ہیں اوروہ دنیاوآخرت کی سعادتوں اور خوش نصیبیوں سے محروم ہیں جبکہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اورخوش نصیبی اورثواب کا کام ہے۔

بداَخلاقی میں کراہیت ہی کراہیت اورخوش اَخلاقی میں حُسْن ہی حُسْن ہے لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں بلکہ ہر ملنے جُلنے والے کے ساتھ خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔

افسوس! آج کل ہم میں سے اکثر کے گھروں میں صحیح معنوں میں اسلامی ماحول بالکل نہیں ہے اس میں کافی حد تک ہمارا اپنا بھی قُصور ہے، گھر والوں کے ساتھ ہماری بے انتہا بے تکلّفی ہنسی مذاق، تُو تَڑاق اور بداَخلاقی اورحد درَجہ بے توجُّہی وغیرہ اس کے اَسباب ہیں، اگرہم نے اپنے اَخلاق نہ سنوارے، گھر والوں کے ساتھ عاجزی اور خندہ پیشانی کا مُظاہَرہ کرکے ان کی اصلاح کی کوشش نہ کی تو کہیں جَہَنَّم میں نہ جا پڑیں! چنانچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشادفرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اوراپنے گھر

[1] ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التجاوز والعفو...الخ، الحدیث: ۸۰۸۰، ج۶، ص ۲۶۱

[2] ......السنن الکبری للبیھقی، کتاب الشھادات، باب بیان مکارم الاخلاق ...الخ، الحدیث: ۲۰۷۸۲، ج۱۰، ص ۳۲۳

نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ[1] والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنَّم کی آگ سے بچاؤ۔[2]

والدین و دیگر ذَوِی الْاَرْحام یعنی جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو درجہ بدرجہ مُعاشرہ میں سب سے زیادہ احترام وحسنِ سلوک کے حقدار ہوتے ہیں مگر افسوس کہ اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچِہ انتہائی منکسر المزاج وملنسار گردانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بالخصوص والدین کے حق میں نہایت ہی تُند مزاج وبداَخلاق ہوتے ہیں ایسوں کو چاہیے کہ اس حدیثِ مبارکہ کو پیشِ نظر رکھیں!

جنت ودوزخ

چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔[3] یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔[4]

حجِ مبرور کا ثواب

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور کا

---

1 ……پ ۲۸، التحریم: ۶

2 ……خزائن العرفان

3 ……سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب برالوالدین، الحدیث: ۳۶۶۲، ج ۴، ص ۱۸۶

4 ……بہارِ شریعت، سلوک کرنے کا بیان، حصہ ۱۶، ج ۳، ص ۵۵۳

ثواب لکھتا ہے“لوگوں نے عرض کی: اگر چہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا:”ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ ”اَکْبَر“ اور ”اَطْیَب“ ہے۔“[1] یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔[2]

والدین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مثلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے، والد صاحب کے بعد دادا جان اور بڑے بھائی کا رتبہ ہے کہ بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے، اسی طرح مرد کو چاہیئے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حسنِ سُلوک کرے، اسے حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے اور خلافِ مزاج حرکتیں سرزد ہو جانے پر صَبْر کرتا رہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:”وہ کامل ایمان والا ہے جو عُمدہ اَخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت ہو۔“[3]

اولاد کو ادب سکھائیے!

والدین کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کے حُقوق کا خیال رکھیں، انہیں ماڈَرن بنانے کے بجائے سُنّتوں کا چلتا پھرتا نمونہ بنائیں، ان کے اَخلاق سنواریں، بُری صحبت سے دور رکھیں، نیک ماحول سے وابَستہ کریں، فلموں، ڈِراموں اور بُرے رَسْم ورَواج والے، گانوں سے بھرپور، یادِ الٰہی سے دور کرنے والے فُحش فنکشنوں سے بچائیں۔ آج کل شاید ماں باپ اولاد کے حُقوق یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو صرف دُنیوی تعلیم، ہنر اور مال کمانا آجائے۔ آہ! لباس اور بدن کو تو میل کچیل سے بچانے کا ذہن ہوتا ہے مگر بچے کے دل اور اَعمال کی پاکیزگی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے، وہ اس کیلئے ایک صاع صدَقہ کرنے سے افضل ہے۔“[4]

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔[5]

---

1 ......شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث: ۷۸۵۶، ج ۶، ص ۱۸۶

2 ......بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۵۵۴

3 ......سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی استکمال الایمان...الخ، الحدیث: ۲۶۲۱، ج ۴، ص ۲۷۸

4 ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث: ۱۹۵۸، ج ۳، ص ۳۸۲

5 ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث: ۱۹۵۹، ج ۳، ص ۳۸۳

رشتہ داروں کا احترام

رشتہ دار بھی حُسْنِ سُلوک کے حق دار ہیں، تمام رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حضرتِ سیِّدُ نا عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی اور رِزق میں فراخی ہو اور بری موت دفع ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے حسنِ سُلوک کرے۔''[1]

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''[2]

ناراض رشتے داروں سے صلح کر لیجئے!

ان اَحادیثِ مبارکہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بات بات پر اپنے رشتہ داروں سے ناراض ہو جاتے اور ان سے مراسم توڑ ڈالتے ہیں ایسوں کو چاہئے کہ اگرچہ رشتہ داروں ہی کا قصور ہو صلح کیلئے خود پہل کریں (جبکہ کوئی شرعی مَصلحت مانع نہ ہو) اور خندہ پیشانی کے ساتھ مل کر ان سے تعلُّقات سنوار لیں۔

پڑوسیوں کی اہمیّت

ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کریں اور بلا مَصلحتِ شرعی ان کے اِحترام میں کمی نہ کریں، ایک شخص نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا؟ فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بیشک تم نے اچھا کیا اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔''[3]

اعلیٰ کردار کی سند

اَللّٰہُ اَکْبَر! پڑوسیوں کی اس قدر اہمیَّت کہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ ان کے ذریعے ملے، افسوس! پھر بھی آج

---

1 ......المستدرک، کتاب البر والصلة، باب من سره ان یدفع...الخ، الحدیث: ۷۳۶۲، ج۵، ص ۲۲۲

2 ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، الحدیث: ۵۹۸۴، ج۴، ص ۹۷

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الثناء الحسن، الحدیث: ۴۲۲۳، ج۴، ص ۴۷۹

پڑوسیوں کو کوئی خاطر میں نہیں لاتا۔

ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا

ہمارے لیے اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور نگرانی کے متعلّق سب سے پُوچھ گُچھ ہوگی۔ بادشاہ نگران ہے اور اسکی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔''[1]

ہر ایک سے حسنِ سلوک کریں!

ہر ایک سے حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حُقوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازتِ شرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے، ہر ایک کے ساتھ خیر اور بھلائی سے متعلق حضرت شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

کر بھلا ہو بھلا

کہتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا، جب بھی کسی کی بات چھڑتی اس کی زبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا، اس کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو سوال کیا ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ'' یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ یہ سُوال سن کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بلبل کی طرح شیریں آواز میں بولا: ''دنیا میں، میں کوشش کیا کرتا تھا کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرین نے مجھ سے بھی کوئی سخت سوال نہ کیا، اور یوں میرا معاملہ بہت اچھا رہا۔''[2] اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اَخلاقِ حَسَنہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس، باب العبد راع...الخ، الحدیث: ۲۴۰۹، ج۲، ص۱۱۲

2 ......بوستان سعدی، باب چہارم در تواضع، ص۱۴۹

درود پاک کی فضیلت

''القول البدیع'' میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفُور کو بعد وفات کسی نے خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ وہ جنّتی حُلّہ (لباس) زیبِ تن کئے موتیوں والا تاج سر پر سجائے شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، میرا اِکرام فرمایا اور موتیوں والا تاج پہنا کر داخلِ جنت کیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں محبوبِ ربُّ الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود وسلام پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نادان حَجَّام

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم حصولِ رزقِ حلال کے لئے اُجرت پر لوگوں کی کھیتی وغیرہ کاٹا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمیر بن عبدالباقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے ہاں آپ اور آپ کے ایک دوست نے مزدوری کی اور بیس دینار کمائے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَعْظَم نے اپنے رفیق سے کہا: آؤ! ہم حَلْق کروالیں (یعنی سر منڈوالیں) چنانچہ دونوں حَجَّام کے پاس آئے، حَجَّام نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی بلکہ بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا: ''تم لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک دُنیا بھر میں کوئی نہیں، کیا میرے علاوہ کوئی اور شخص تمہیں نہ ملا جو تمہاری خدمت کرتا! یہ کہہ کر وہ دوسرے گاہکوں میں مصروف ہوگیا، آپ کے رفیق کو حَجَّام کا ذِلت آمیز لہجہ بہت برا لگا تھا اس لئے اس نے حَلْق کروانے سے انکار کردیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خاموشی سے بیٹھے رہے، جب سب لوگ چلے گئے تو حجام نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تم کیا چاہتے ہو؟ فرمایا: حَلْق کروانا چاہتا ہوں۔

حَجَّام نے بڑی حقارت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا حَلْق کیا، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حَلْق کروالیا تو اپنے رفیق سے کہا: جو دینار تمہارے پاس ہیں وہ سب اس حَجَّام کو دے دو۔ اس نے کہا حضور! یہ آپ کیا فرما

[1] ...... القول البدیع، ص ۲۵۴

رہے ہیں؟ اتنی شدید گرمی میں خون پسینہ ایک کر کے آپ نے مزدوری کی پھر یہ رقم ملی، اب اس حجام کو اتنی بڑی رقم دے رہے ہیں۔ فرمایا: یہ رقم اس حجام کو دے دو! تا کہ پھر کبھی یہ کسی دَرویش کو حقیر نہ جانے۔[1]

مصائب دے کر آزمایا جاتا ہے

ہمیں بھی مصیبتوں، پریشانیوں اور آزمائش کے مختلف موقعوں پر صبر کرنا چاہئے کیوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کر ان کی برائیوں کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا ہے، جو مَصائب و آلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کے سائے میں آ جاتا ہے۔ چُنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵) الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ(۱۵۶) اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۫ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷)[2]

ترجمۂ کنز الایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں

آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مظاہَرہ کیا، واویلا مچایا، ناشکری کے کلمات زبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعَاذَ اللّٰہ خودکشی کی راہ لی، وہ اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گنا زائد مصیبتوں کا سزاوار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی الٹا صبر کے ذریعہ ہاتھ آنے والا عظیم الشّان ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔

مصیبت پر بے صبری دوسری مصیبت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ''مُصیبت (ابتداءً) ایک ہوتی

---

1 ……عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ص ۲۷۲

2 …… پ۲، البقرۃ: ۱۵۵-۱۵۷

ہے (مگر) جب مصیبت زدہ جَزْع فَزْع (یعنی بے صبری اور واویلا) کرتا ہے تو (ایک کے بجائے) دو مصیبتیں ہو جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت باقی رہتی ہے اور دوسری مصیبت صبر کرنے پر ملنے والے اجر کا ضائع ہو جانا ہے اور یہ اجر ضائع ہونے والی دوسری مصیبت پہلی مصیبت سے بڑھ کر ہے۔[1]

یعنی پہلے پہل مصیبت کا نقصان صرف دُنیوی ہی تھا مگر صبر کی صورت میں ہاتھ آنے والے عظیم الشان اَجر کا بے صبری کے باعِث ضائع ہو جانا اُس سے بھی بڑی مصیبت ہے کہ اِس میں آخرت کا بہت بڑا نقصان ہے۔

مصیبت پر صبر کا انعام

حدیثِ مبارَک میں ہے ''جس نے مصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچھے صبر کے ساتھ لوٹا دیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے تین سو دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (درمیان) زمین وآسمان کا فاصِلہ ہوگا۔''[2]

تکالیف کے سبب گناہ مٹتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مسلمان کو کوئی تکلیف، فِکْر، بیماری، ملال، اذیت اور کوئی غم پہنچے یہاں تک کہ اسے کانٹا بھی چُبھ جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''[3]

صبر مرتبہ کمال تک پہنچا دیتا ہے

حضرت محمد بن خالد سلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ محترم کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''بندہ کیلئے علم الٰہی میں جب کوئی مرتبہ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔''[4]

---

1 ......تنبیہ الغافلین، باب الصبر علی المصیبۃ، ص ۱۴۳ 2 ......الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۵۱۳، ص ۳۱۷

3 ......صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، الحدیث: ۵۶۴۲، ج ۴، ص ۳

4 ......سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الامراض... الخ، الحدیث: ۳۰۹۰، ج ۳، ص ۲۴۶

بیس غم بیس منازل

ایک عورت کے بیس بیٹے تھے قضائے الٰہی سے ہر سال ایک ایک بیٹا اٹھارہ سال کی عمر میں فوت ہونا شروع ہوا، انیس تک یہ صابرہ رہی، جب بیسویں بچے کو وہی بیماری ہوئی تو یہ گھبرا گئی بہت علاج معالجہ کیا لیکن لڑکا جانبر نہ ہوسکا اور مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ماں دیوانی ہوگئی ایک رات اسی جنون کی حالت میں خواب میں ایک نہایت دلکش باغ دیکھا جس کی سرسبزی، نہروں کی روانی، زیبائش بیان نہیں ہوسکتی۔ اس میں بیشمار محلات تھے ہر ایک پر مالک کا نام کندہ تھا ایک عالیشان محل پر اپنا نام لکھا دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اندر داخل ہوئی تو اپنے بیسوں بیٹوں کو وہاں عیش و آرام میں پایا، ماں کو دیکھ کر ایک بیٹا بولا، ماں! ہم اپنے رب کے پاس نہایت آرام سے ہیں، پکارنے والے نے پکارا: اے مومنہ! تیرا مقام یہ ہے مگر تیرے اعمال تجھے یہاں تک نہیں پہنچا سکتے تھے اس لیے تجھے بیس غم دیئے گئے یہ بیس غم اس منزل کی بیس سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے رب تعالیٰ کے کرم سے طے کرلیا اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔[1]

صبر کا طریقہ

جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ یعنی بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے" کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہیں اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہیں کہ شہیدان و اسیرانِ کربلا عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر جو مصیبتیں آئی تھیں وہ یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گُنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی برداشت کیں اور صبر کرکے جنت کے حقدار بنے، میں کہیں بے صبری کرکے آخِرت کی سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ یقیناً دُنیوی پریشانیوں، تنگدستیوں، بیماریوں وغیرہ میں صَبْر کرنے والوں کیلئے آخرت کی خوب خوب راحت سامانیاں ہیں۔

مومن پر مصیبت کی حکمت

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے

---

1 ......رسائل نعیمیہ، ص ۴۴۰

دربار میں عرض کی: اے میرے رب! مومن بندہ تیری اطاعت کرتا اور تیری معصیّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تو اِس سے دنیا لپیٹ لیتا اور اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافِر تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعصیّت (نافرمانی) پر جُرأت کرتا ہے لیکن تُو اس سے مصیبت کو دُور رکھتا اور اُس کیلئے دنیا کشادہ کر دیتا ہے (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں۔ مومن کے ذِمّہ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دنیا کو دور کر کے اس کو آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی ہے حتّٰی کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دُوں گا اور کافِر کے کچھ اچھے عمل ہوتے ہیں تو میں اُس کیلئے رِزْق کشادَہ کرتا اور مصیبت کو اُس سے دور رکھتا ہوں تو یوں اُس کی اچھائیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہوں حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اُس کے گناہوں پر اس کی پکڑ فرماوں گا۔[1]

لِہٰذا تکالیف پر شِکوہ کرنے کے بجائے صبر کی عادت بنانی چاہئے کہ شکایت کرنے سے مُصیبت دور نہیں ہوتی بلکہ بے صبری کرنے سے صبر کا اَجر ضائع ہو جاتا ہے، بلا ضرورت مُصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔

مصیبت چھپانے کی فضیلت

چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرما دے۔''[2]

صبر کے بے شمار فضائل میں سے کچھ آپ نے مُلاحَظَہ فرمائے لِہٰذا نیت فرما لیجئے کہ کیسی ہی مصیبت آن پڑے ہم صبر سے کام لیں گے اور اپنی مصیبت کو حتی الامکان پوشیدہ رکھنے کی بھی کوشش کریں گے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مصیبت میں صبر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

---

1 ...... اِحیاء علوم الدین، کتاب الشکر والصبر، ج ۴، ص ۱۶۲

2 ......المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث: ۷۳۷، ج ۱، ص ۲۱۴

معاف کرنے کے فضائل

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچ کر رہے گی۔''[1]

مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَفُو و درگزر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا بیان ہے کہ میں نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ ایک نَجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے اور کُھردرے تھے، ایک دم ایک بَدوِی (یعنی عَرَب شریف کے دیہاتی) نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چادر مبارک کو پکڑ کر اتنے زبردست جھٹکے سے کھینچا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گردن پر چادر کے کنارے سے خراش آ گئی، پھر وہ کہنے لگا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ کے پاس ہے آپ حکم دیجئے کہ اس میں سے مجھے کچھ مل جائے! رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی طرف متوجّہ ہوئے اور مسکرا دیئے پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔[2]

دیکھا آپ نے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَدوِی سے کیسا حسنِ سُلوک فرمایا، اسی طرح کوئی ہم کو خواہ کتنا ہی ستائے، دل دکھائے ہمیں عَفُو و درگزر سے کام لینا چاہیئے اور اس کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید میں بھی بدسلوکی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾[3]

ترجمۂ کنز الایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

1 ......الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی آیات...الخ، الحدیث: ۹۹۱، ج ۱، ص ۳۱۲

2 ......صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما کان النبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم...الخ، الحدیث: ۳۱۴۹، ج ۲، ص ۳۵۹

3 ......پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴

آیتِ مبارکہ کے جز ''برائی کو بھلائی سے ٹال'' کے تحت خزائن العرفان میں ہے: ''مثلاً غصّہ کو صبر سے اور جَہْل کو حِلم سے، بدسلوکی کو عَفْو سے (ٹال) کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو معاف کر۔''[1]

شانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔[2]

حساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے گا'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا:

''(۱) جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور (۲) جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) تم اُس سے جوڑو! اور (۳) جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔''[3]

معزز کون؟

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: ''وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود مُعاف کردے۔''[4]

---

1 ......خزائن العرفان

2 ......سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی خلق النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم، الحدیث: ۲۰۲۳، ج۳، ص ۴۰۹

3 ......المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، الحدیث: ۵۰۶۴، ج۴، ص ۱۸

4 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث: ۸۳۲۷، ج۶، ص ۳۱۹

روزانہ ستر بار مُعاف کرو

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم خادم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ خاموش رہے، اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو ارشاد فرمایا: ''روزانہ ستّر بار۔''[1]

عربی میں ستّر کا لفظ بیانِ زیادتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطأً غلطی ہو جاتی ہے خباثتِ نفس سے نہ ہو اور نقصان بھی مالک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و ملکی قصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔[2]

کاش! ہمارے اندر معاف کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے اور ہماری طبیعت کی سختی نرمی میں بدل جائے کیونکہ جو نرمی اور عفوو درگُزَر کا برتاؤ کرتے ہیں وہ قبرو آخرت میں بھی فرحاں وشاداں ہوں گے۔ ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا، اس آدمی کو غُصّہ تو بہت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے چُنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زوجہ کی خطا معاف کردی انتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔ جو دوسروں کے ساتھ عفوو درگُزر کا معاملہ کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی بھلائی کا معاملہ ہوا کرتا ہے اور ایسوں

---

1 ……مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النفقات و حق المملوک، الفصل الثانی، الحدیث: ۳۳۶۷، ج ۱، ص ۶۱۷

2 ……مراۃ المناجیح، باب نفقات کا بیان، ج ۵، ص ۱۷۰

کی عزت بھی بڑھتی ہے چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: صدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصور مُعاف کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضُع (یعنی عاجزی) کرے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلند فرمائے گا۔[1]

جوابی کارروائی پر شیطان کا آجانا

مُسنَدِ امام احمد میں ہے کسی شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا، جب اُس نے بہت زیادتی کی تو انہوں نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کارروائی مَعْصِیَّت سے پاک تھی مگر) سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں سے اُٹھ گئے، حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پہنچے، عرض کی: یارسول اللّٰہ! وہ مجھے برا کہتا رہا آپ تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے، فرمایا: ''تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اُس کا جواب دے رہا تھا پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شروع کیا تو شیطان درمیان میں آکودا۔''[2]

پیارے بھائیو! جب ہم سے کوئی الجھے یا برا بھلا کہے تو ہمیں خاموشی اختیار کرلینی چاہیے اس کی برکت سے آسانی ہوجائے گی، ترمِذی شریف میں ہے: ''مَنْ صَمَتَ نَجَا'' یعنی جو چپ رہا اس نے نَجات پائی۔[3]

اور یہ محاورہ بھی خوب ہے: ''ایک چپ سو کو ہَرائے'' اگرچہ شیطان لاکھ وسوسے ڈالے کہ تو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بُزدل کہیں گے، میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے اِس طرح تو لوگ تجھ کو جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ

---

1 ...... صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ٢٥٨٨، ص١٣٩٧

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه، الحدیث: ٩٦٣٠، ج٣، ص٤٣٤

3 ...... سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت: ١١٥)، الحدیث: ٢٥٠٩، ج٤، ص٢٢٥

وغیرہ، لیکن آپ معاف کردینے کی عادت ہی اپنائیں اور جب معاف کر دیا تو اب اس کی بُرائی بھی نہ کریں ان شآء اللہ اس کی برکتیں ضرور نصیب ہوں گی۔

کر بھلا ہو بھلا

چنانچہ حضرتِ سیّدنا شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بوستانِ سعدی میں نَقل کرتے ہیں کہ ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا، جب بھی کسی کی بات چھڑتی اس کی زبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا، اس کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو سوال کیا "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ یہ سُوال سن کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی اور وہ بلبل کی طرح شیریں آواز میں بولا: "دنیا میں، میں کوشش کیا کرتا تھا کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرین نے مجھ سے بھی کوئی سخت سوال نہ کیا اور یوں میرا معاملہ بہت اچھا رہا۔"[1]

بلاحساب جنت میں داخلہ

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلاحساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[2]

سُبحٰنَ اللہ! معاف کرنے والے بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی حُسنِ اَخلاق اپنانے اور لوگوں کو معاف کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

---

1 ……بوستان سعدی ،باب چھارم درتواضع،ص ۱۴۹

2 ……جمع الجوامع للسیوطی،حرف الھمزۃ، الحدیث:۱۱۲۲،ج ۱،ص ۱۶۸

احترامِ مسلم

درود پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا امام طَبَرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔''[1]

دکاندار کا ایثار

حضرتِ مولانا ضیاءالدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن تُرکوں کے دورِ خدمت سے مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وِصال شریف ۳ ذوالحِجَّۃ الحرام ۱۴۰۱ سن ہجری مدینہ منورہ میں ہوا اور جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی خدمتِ بابرکت میں کسی نے عرض کی: حضور! جب آپ شروع میں مدینہ منورہ آئے اس وقت کے مسلمان کیسے تھے؟ فرمایا: ایک بندۂ مالدار کثیر مقدار میں مدینہ منورہ کے غُرَبا میں کپڑے تقسیم کرنا چاہتا تھا لہٰذا اِس غرض سے ایک کپڑے کے دوکاندار سے اس نے کہا کہ مجھے فلاں کپڑے کے اِتنے اتنے تھان درکار ہیں، دوکاندار نے کہا: ''آپ کا مطلوبہ کپڑا میرے پاس موجود ہے مگر مہربانی فرما کر آپ سامنے والی دوکان سے خرید لیجئے! کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری بکری اچھی ہوچکی ہے مگر اُس بے چارے کا دھندا آج کم ہوا ہے۔'' حضرتِ مولانا ضیاءالدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے فرمایا کہ پہلے کے مسلمان ایسے مُجَسَّم اِخلاص واِیثار تھے اور آج کے مسلمانوں کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ان کی اکثریت کس طرح مال سمیٹنے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مشغول ہے۔

---

[1] ......المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، الحدیث: ۷۲۳۵، ج ۵، ص ۲۵۲

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ نے مُلاحَظَہ فرمایا کہ کس طرح پہلے کے مسلمان ایک دوسرے کیلئے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ رکھتے اور احترامِ مسلم کے تقاضوں پر عمل کرتے تھے۔

دِل نہ دُکھایئے!

احترامِ مسلم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حُقوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازتِ شرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے۔اسی بات کا درس ہمیں اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ سے ملتا ہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہ دکھایا، نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اڑایا نہ کسی کو دُھتکارا، نہ کبھی کسی کی بے عزّتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا ؎

لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

اُسوۂ حسنہ

احترامِ مسلم بجالانے کیلئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوَۂ حَسَنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پیروی کرنی ہوگی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[1] ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حقِ صحبت

حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ جنگل سے دو مسواکیں کاٹیں جن میں سے ایک کچھ مُڑی ہوئی تھی اور دوسری سیدھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدھی مسواک اپنے ساتھی صحابی کو دے دی اور مُڑی ہوئی اپنے لیے رکھ لی، صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہ

[1]......پ ۲۱،الاحزاب: ۲۱

سیدھی زیادہ بہتر ہے اگر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اپنے استعمال میں لائیں! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صحبت خواہ گھڑی بھر کیلئے ہو صحبت ہی ہے اور دو اشخاص کی صحبت اگر ایک ساعت کے لیے بھی ہوگی تو قیامت کے دن سوال ہوگا کہ بتاؤ حقِ صحبت ادا کیا تھا یا ضائع؟''[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے اَحْسن طریقے سے احترامِ مسلم کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں، کارخانے یا دفتر میں ساتھ کام کرنے والوں حتی کہ گھڑی بھر بھی اگر کوئی ہمارے قریب بیٹھ جائے یا بس ٹرین وغیرہ میں ایک ہی نشست پر ساتھ سفر کرے، غرض تمام مسلمانوں کا احترام کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہمیں خوب خوب حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔

والدین کا احترام

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کا احترام کرنے کی شریعت نے بہت زیادہ تاکید کی ہے، حضرتِ سیّدُ نا عبد اللّٰہ ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے اُس کیلئے صبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صبح ہی کو جہنّم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچہ ماں باپ اُس پر ظُلم کریں! فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔''[2]

بڑے بھائیوں کا احترام

والدین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مثلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے والد صاحب کے بعد دادا

---

1 ......کشف الخفاء، حرف الهمزة مع النون، الحديث: ٦٨٨، ج ١، ص ٢٠١

2 ......شعب الايمان، الخامس والخمسون من شعب الايمان، الحديث: ٧٩١٦، ج ٦، ص ٢٠٦

جان اور بڑے بھائی کا رتبہ ہے کہ بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔[1]

رشتہ داروں سے نیک سلوک

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیں خصوصاً نیک سلوک کرنا چاہئے اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جسے نرمی عطا کی گئی اسے دنیا و آخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور حسنِ اَخلاق گھروں کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔''[2]

حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کی وجہ سے دنیا کو آباد رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے ان کی طرف ناپسندیدہ نَظَر سے نہیں دیکھا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کیسے؟ فرمایا: ''ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق جوڑنے کی وجہ سے۔''[3]

مرد کو چاہئے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حسنِ سُلوک کرے اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے چنانچہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: ''بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمھارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تم اس سے نفع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نفع حاصل کرو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔''[4]

زوجہ کے ساتھ نرمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی مرد کو چاہئے کہ صبر کرتا رہے۔ نبی

---

1 ......شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان، الحدیث: ٧٩٢٩، ص ٢١٠

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنہا، الحدیث: ٢٥٣١٤، ج ٩، ص ٥٠٤

3 ......المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ١٢٥٥٦، ج ١٢، ص ٦٧

4 ......صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، الحدیث: ٦١ ـ (١٤٦٨)، ص ٧٧٥

کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''کامل ایمان والوں میں سے وہ ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت ہو۔''[1]

پرلے دَرَجے کی نامردی

اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صِنْفِ نازک پر قُوَّت کا مظاہَرہ کرنا اور خوامخواہ رُعب جھاڑ نامردانگی نہیں بلکہ پرلے درجے کی نامَردی ہے۔ اگرچہ عورت کی بُھول ہو تب بھی درگُزر سے کام لینا چاہئے کہ جب عورت سے کثیر مَنافع حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صَبْر بھی کرنا چاہئے۔

پڑوسیوں کا احترام

اسی طرح ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور بلا مَصلحتِ شرعی ان کے احترام میں کمی نہ کرے۔ ایک شخص نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟ فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بیشک تم نے اچھا کیا اور جب یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے برا کیا ہے۔''[2]

ماتحتوں سے حسنِ سلوک

ہر ایک کو اپنے ماتَحتوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا ضروری ہے جیسا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور نگرانی کے متعلّق سب سے پُوچھ گُچھ ہوگی بادشاہ نگران ہے، اُس کی رعایا کے بارے میں اُس سے سوال ہوگا اور مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اُس سے سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔''[3]

---

1. ......سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال... الخ، الحدیث: ۲۶۲۱، ج۴، ص۲۷۸
2. ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الثناء الحسن، الحدیث: ۴۲۲۳، ج۴، ص۴۷۹
3. ......صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب العبد راع... الخ، الحدیث: ۲۴۰۹، ج۲، ص۱۱۲

اہلِ مجلس کا احترام

شریعت نے ہمیں مجلس کے آداب بھی بتائے ہیں کہ کس طرح مجلس میں ایک دوسرے کا احترام بجالاتے ہوئے بیٹھیں، جو لوگ پہلے سے بیٹھے ہوں اُن کے لئے سنَّت یہ ہے کہ جب کوئی آئے تو اس کیلئے سَرکیں اور جگہ کشادہ کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما تھے، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کیلئے اپنی جگہ سے سَرک گئے، اُس نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جگہ کشادہ موجود ہے، آپ نے سَرکنے کی تکلیف کیوں فرمائی؟ فرمایا: ''مسلمان کا حق یہ ہے کہ جب اُس کا بھائی اُسے دیکھے اس کیلئے سَرک جائے۔''(1)

دوسروں سے چُھپا کر بات کرنا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم تین ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اِس وجہ سے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔''(2) (کہ شاید میرے متعلق کچھ کہہ رہے ہیں یا یہ کہ مجھے اِس لائق نہ سمجھا جو اپنی گفتگو میں شریک کرتے وغیرہ)

دو آدمیوں کے درمیان گُھسنا

اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان جا گھسنا سخت بداَخلاقی اور احترامِ مُسلم کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

چنانچہ شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان

---

1 ......شعب الایمان، الحادی و الستون من شعب الایمان، فصل فی قیام البر...الخ، الحدیث: ۸۹۳۳، ج۶، ص۴۶۸

2 ......صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر...الخ، الحدیث ۶۲۹۰، ج۴، ص ۱۸۵

ان کی اجازت کے بغیر جدائی کر دے“۔[1] (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے)۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے دل میں تمام مسلمانوں کے احترام کا جذبہ پیدا کریں اور حتی المقدور سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی کوشش کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔

کھوٹا سکہ

حضرتِ سیدنا شیخ ابوعبد اللہ خَیَّاط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سکّہ دے جاتا، آپ اُس کو لے لیتے، ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی غیر موجودگی میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکّہ نہ لیا۔ جب حضرت سیدنا شیخ عبد اللہ خیاط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ واپس تشریف لائے اور انھیں یہ معلوم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے شاگرد سے فرمایا: تو نے کھوٹا درہم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سکّہ ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی چپ چاپ لے لیتا ہوں تاکہ یہ کسی دوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔[2]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ مکرم، معظّم اور محترم ہیں اور آپ کا ہر حال میں احترام کرنا اُمت پر فرضِ اعظم ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں چند سنتیں پیش کرنے کی کوشش کروں گا جو بالخصوص احترامِ مسلم کیلئے ہماری رہنما ہیں:

﴿1﴾ سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے ﴿2﴾ آنے والوں کو محبت دیتے، ایسی کوئی چیز نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ﴿3﴾ قوم کے مُعزّز فرد کا احترام فرماتے اور اس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے ﴿4﴾ اپنے آپ کو مخلوق کی ایذا رسانی سے بچاتے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملنساری اور خوش اَخلاقی میں فرق نہ آتا ﴿5﴾ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ﴿6﴾ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے ﴿7﴾ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ﴿8﴾ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حقوق کا لحاظ رکھتے ﴿9﴾ آپ صَلَّی

---

1 ......سنن ابوداود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس... الخ، الحدیث: ۴۸۴۵، ج۴، ص۴۸

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، ج۳، ص۸۷

اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں ﴿10﴾ آپ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ﴿11﴾ جب کسی سے مصافَحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ﴿12﴾ سائل کو عطا فرماتے ﴿13﴾ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وخوش خلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ﴿14﴾ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں نہ شور وغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل ﴿15﴾ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو نہ اس کو شہرت دی جاتی نہ ہی اس کا مذاق اڑایا جاتا ﴿16﴾ جب کسی کی طرف متوجِّہ ہوتے تو مکمل توجہ فرماتے ﴿17﴾ سلام میں پہل فرماتے ﴿18﴾ بچوں کو بھی سلام کرتے ﴿19﴾ ملنے والے سے اُس وقت تک منہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ پھیر کر نہ چلا جاتا ﴿20﴾ اہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ﴿21﴾ جب کسی کی بات ناگوار گزرتی تو فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بھلا کرے''۔ ﴿22﴾ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ﴿23﴾ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرمادیا کرتے ﴿24﴾ راہِ خدا میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارک ہاتھ سے نہ مارا نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی زوجہ کو ﴿25﴾ گفتگو میں نرمی ہوتی ﴿26﴾ طبیعت میں نرمی تھی اور ہشاش بشاش رہتے ﴿27﴾ کبھی نہ چلاتے ﴿28﴾ گفتگو سخت نہ فرماتے ﴿29﴾ کسی کو عیب نہ لگاتے ﴿30﴾ بُخْل نہ فرماتے ﴿31﴾ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص تین چیزوں سے بچا کر رکھتے جھگڑنا، تکبُّر اور غیر ضروری چیزوں میں پڑنا ﴿32﴾ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ﴿33﴾ کسی کو اپنے نفس کی خاطر بُرا بَھلا نہ کہتے ﴿34﴾ مسافر کی سخت کلامی اور بے تُکے سوالات پر صَبْر فرماتے ﴿35﴾ نہ کسی کی بات کو کاٹتے نہ بیچ میں بولتے ﴿36﴾ کوئی فضول گوئی کرتا تو اس کو منع فرماتے یا وہاں سے اٹھ جاتے ﴿37﴾ سادگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی جو کہ دیگر حاضرین سے ممتاز ہو[1] ﴿38﴾ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتگو اِس قدر صاف ہوتی کہ اگر کوئی چاہتا تو الفاظ گن لیتا ﴿39﴾ کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سن لیں) نہ لگاتے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں احترامِ مسلم کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

1 ......احیاء العلوم، ج ۲، ص ۳۹۶

گناھوں سے بچنے کی فضیلت

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ''میں نے گزشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک امّتی کو دیکھا جو پُل صراط پر کبھی گھسٹ کر چل رہا تھا اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرود شریف آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اسے پُل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پل صراط کو پار کرلیا۔''[1]

بے شک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک متقی و پرہیز گار نوجوان تھا جو بکثرت عبادت میں مشغول رہتا، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا، راستے میں ایک حسین و جمیل عورت اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا، آخر ایک دن جب اس عورت نے اسے بُرائی کی دعوت دی تو وہ نوجوان شیطان کے بہکانے پر اس کی جانب بڑھا لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد آ گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾[2]

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت انکی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا، جب بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور لوگوں کی مدد سے اسے گھر

---

1 ...... المعجم الکبیر، حدیث عبد الرحمن بن سمرۃ...الخ، الحدیث: ۳۹، ج۲۵، ص ۲۸۱

2 ...... پ ۹، الاعراف: ۲۰۱

لے آیا، نوجوان کو ہوش آیا تو بوڑھے باپ کے اِستفسار پر اس نے واقعہ بیان کر کے جب اس آیت پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور خوفِ خدا سے اس کا دم نکل گیا۔ رات ہی میں اس کی تکفین و تدفین کر دی گئی۔

صبح امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو جب اس نوجوان کے انتقال کے بارے میں بتایا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے، اس نے عرض کی: امیر المومنین! آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قَبْر پر لے چلو! وہاں پہنچ کر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾[1]

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

تو قَبْر میں سے اس نوجوان نے کہا: یا امیرَ المؤمنین! بیشک میرے رب نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔[2]

دیکھا آپ نے! اس متقی نوجوان نے خود کو گناہ سے بچایا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کیسی شاندار جزا عطا فرمائی۔ یقیناً خود کو گناہوں سے بچا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے کاموں میں زندگی گزارنا دنیا و آخرت میں کامیابی کا سبب ہے۔

تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات پر عمل اور ممنوعات سے دوری اختیار کر کے اس کی ناراضگی اور عذاب سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔[3]

تنگ دستی سے نجات

جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اسے تنگ دستی سے نجات دی جاتی اور وہاں سے رِزق عطا کیا جاتا ہے جہاں اس کا

1...... پ ۲۷، الرحمن ۴۶ 2...... شرح الصدور، باب زيارة القبور وعلم الموتى بزوارهم ورؤيتهم لهم، ص ۲۱۳

3...... رسالة المذاكرة (مترجم)، ص ۲۵

گمان نہ ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ[1]

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

خطائیں مٹا دی جاتی ہیں

اہلِ تقویٰ کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے، ان کی خطائیں مٹا دی جاتی اور گناہ بخش دیئے جاتے ہیں چنانچہ خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مغفرت نشان ہے:

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ[2]

ترجمۂ کنز الایمان: اگر اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔

آیت کے اس حصہ "يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا" کی تفسیر بعض مفسرین نے یہ بیان کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ تقویٰ کے دلوں میں ہدایت کا ایسا نور روشن فرماتا ہے جس کے ذریعے وہ حق کو باطل سے جدا کر لیتے ہیں۔[3]

تقویٰ باعثِ فضیلت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عَرَبی کو کسی عَجَمی پر اور نہ ہی کسی عَجَمی کو کسی عَرَبی پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ساتھ۔''[4]

عزت والا کون

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی: ''یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو اُن میں سب سے زیادہ مُتّقی و پرہیز گار ہے۔''[5]

---

1 ...... پ۲۸، الطلاق ۲، ۳
2 ...... پ۹، الانفال ۲۹
3 ...... رسالۃ المذاکرۃ (مترجم)، ص ۲۰
4 ...... المعجم الکبیر، من اسمہ عداء، عداء بن خالد... الخ، الحدیث: ۱۶، ج۱۸، ص ۱۳
5 ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب قولہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم الناس معادن، الحدیث: ۶۵، ص ۳۰

نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ارشاد فرماتی ہیں: ''میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا کی کوئی چیز اور کوئی شخص خوش نہ کرتا سوائے صاحبِ تقویٰ کے۔''[1]

جو لوگ دل میں خوفِ خدا بساتے ہیں اور خود کو گناہوں سے بچاتے ہوئے نیکیوں میں دل لگاتے ہیں وہ بارگاہِ خداوندی سے عظیم الشان نعمتیں پاتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَھُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۚ [2]

ترجمۂ کنز الایمان: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ [3]

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنا محبوب بھی بنائے گا اور مومنین کا بھی۔''[4]

نیک بندوں کے لئے نعمتیں

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔''[5]

دل کی تونگری

سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو میری اِطاعت و

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہا، الحدیث: ۲۴۴۵۷، ج ۹، ص ۳۴۱

2 ......پ ۱۴، النحل ۹۷

3 ...... پ ۱۶، مریم ۹۶

4 ......رسالۃ المذاکرۃ (مترجم)، ص ۳۵

5 ......صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب "فلا تعلم نفس ما اخفی لہم" الحدیث: ۴۷۸۰، ج ۳، ص ۳۰۰

فرمانبرداری کر! میں تیرے دل کو تونگری اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔‘‘[1]

نہر کی صدائیں

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص (توبہ کرنے کے بعد پھر) ایک بدکار عورت کے ساتھ گناہ کر کے جب غُسْل کرنے کیلئے ایک نہر میں داخل ہوا تو نہر کی صدائیں آنے لگیں: ’’تجھے شرم نہیں آتی کیا تو نے توبہ کر کے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اب کبھی ایسا نہیں کروں گا‘‘ یہ سن کر اس پر رقّت طاری ہوگئی اور وہ روتا چیختا یہ کہتا ہوا بھاگا: ’’اب کبھی بھی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا‘‘ اور وہ روتا ہوا ایک پہاڑ پر پہنچا جہاں بارہ اَفراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھے، یہ بھی ان میں شامل ہوگیا۔

کچھ عرصے کے بعد وہاں قحط پڑا تو نیک بندوں کا وہ قافلہ غذا کی تلاش میں شہر کی طرف چل دیا اتفاق سے اُن کا گزر اُسی نہر کی طرف ہوا، وہ شخص خوف سے تھَرّا اٹھا اور کہنے لگا: ’’میں اِس نہر کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہاں میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے، مجھے اُس سے شرم آتی ہے۔‘‘ یہ رک گیا اور بارہ اَفراد نہر پر پہنچے تو نہَر کی صدائیں آنی شروع ہوگئیں: ’’اے نیک بندو! تمہارا رفیق کہاں ہے؟‘‘ اُنہوں نے جواب دیا: ’’وہ کہتا ہے اس نہر پر میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے اور مجھے اُس سے شرم آتی ہے‘‘ نہر سے آواز آئی: ’’سُبۡحٰنَ اللّٰہ ! اگر تمہارا کوئی عزیز تمہیں ایذا دے بیٹھے مگر پھر نادِم ہو کر تم سے مُعافی مانگ لے اور اپنی غلَط عادت ترک کر دے تو کیا تمہاری اس سے صلح نہیں ہوجاتی؟ تمہارے رفیق نے بھی توبہ کر لی ہے اور نیکیوں میں مشغول ہوگیا ہے لہٰذا اب اُس کی اپنے رب سے صلح ہوچکی ہے، اسے یہاں لے آؤ اور تم سب یہیں نہر کے کنارے عبادت کرو!‘‘

انہوں نے اپنے رفیق کو خوش خبری دی اور پھر یہ سب مل کر وہاں مشغولِ عبادت ہوگئے حتّٰی کہ اُس شخص کا وہیں انتقال ہوگیا اِس پر نہر کی صدائیں گونج اٹھیں: ’’اے نیک بندو! اسے میرے پانی سے نہلاؤ اور میرے ہی کنارے دفناؤ تا کہ بروزِ قیامت بھی وہ یہیں سے اٹھایا جائے‘‘ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور رات کو اُس کے مزار کے قریب اللّٰہ

---

1 ......حلیة الاولیاء، طبقة التابعین، طبقة اهل المدینة، معاویة بن قرة، الحدیث: ۲۵۰۰، ج ۲، ص ۳۴۴

عَزَّوَجَلّ کی عبادت کرتے کرتے سو گئے، صبح ان سب کا وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا، جب جاگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے مزار کے اَطراف میں بارہ سَرْو کے درخت کھڑے ہیں، یہ لوگ سمجھ گئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ہمارے لئے ہی پیدا فرمائے ہیں تاکہ ہم کہیں اور جانے کے بجائے ان کے سائے میں ہی پڑے رہیں چنانچہ وہ لوگ وہیں عبادت میں مشغول ہوگئے، جب ان میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا تو اُسی شخص کے پہلو میں دفن کیا جاتا حتّٰی کہ سب وفات پاگئے، بنی اسرائیل اُن کے مزارات کی زیارت کیلئے آیا کرتے تھے۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی اجمعین۔[1]

خوشبو والے بزرگ

بَصرہ میں ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ''مِسکی'' کے نام سے مشہور تھے، ''مِسک'' عربی میں مُشک کو کہتے ہیں لہٰذا مِسکی کے معنی ہوئے ''مُشکبار'' یعنی مُشک کی خوشبو میں بسا ہوا۔ اِن بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خاصیت یہ تھی کہ یہ ہر وقت معطر و مُشکبار رہا کرتے تھے یہاں تک کہ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک اٹھتا اور جب مسجد میں داخل ہوتے تو اُن کی خوشبو سے لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ حضرتِ مسکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تشریف لے آئے ہیں، کسی نے ان سے بااِصرار دریافت کیا کہ آخر آپ کون سا عطر استعمال فرماتے ہیں جو آپ سے اِس قدر خوشبو آتی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں کوئی خوشبو نہیں لگاتا میرا قصّہ بڑا عجیب ہے میں بغدادِ مُعَلّٰی کا رہنے والا ہوں میرے والدِ محترم نے میری اسلامی اُصولوں کے مطابق تربیت فرمائی، میں جوانی میں نہایت ہی حسین و جمیل تھا اور صاحبِ شرم و حیاء بھی، ایک بَزّاز (کپڑے والے) کی دوکان پر میں نے ملازمت اختیار کی، ایک روز ایک بُڑھیا آئی اور اُس نے کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے پھر صاحبِ دوکان سے کہا کہ ان کپڑوں کو میں اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتی ہوں، اِس نوجوان کو میرے ساتھ بھیج دیجئے! جو پسند آئیں گے وہ رکھ لیے جائیں گے، اُن کی قیمت اور بقیہ کپڑے اِس نوجوان کے ہاتھ بھیج دیئے جائیں گے۔

چُنانچہ مالکِ دوکان کے کہنے پر میں بُڑھیا کے ساتھ ہولیا، وہ مجھے ایک عالی شان کوٹھی پر لے آئی اور مجھے ایک

[1] ...... كتاب التوابين، ذكر التوابين من احاد الامم الماضية، توبة صاحب فاحشة، ص ۹۰

کمرے میں بٹھادیا کچھ دیر بعد ایک نوجوان عورت کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر میرے قریب بیٹھ گئی، میں گھبرا کر نگاہیں نیچی کیے فوراً وہاں سے ہٹ گیا مگر وہ میرے پیچھے پڑ گئی میں نے بہت کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! وہ ہمیں دیکھ رہا ہے لیکن وہ مجھے گناہ کرنے پر مجبور کرتی رہی میرے ذہن میں اس گناہ سے بچنے کی ایک تجویز آ گئی لہٰذا میں نے اُس سے کہا کہ مجھے بیتُ الخَلاء میں جانے دو! اُس نے اجازت دے دی، میں نے دل مضبوط کر کے بیتُ الخلاء کی نجاست اپنے ہاتھ، منہ اور کپڑوں پر مَل لی، اب جوں ہی میں باہر آیا تو وہ گھبرا کر بھاگی اور کوٹھی میں ''پاگل پاگل'' کا شور اُٹھا۔ خدام نے مجھے وہاں سے اٹھا کر ایک باغ میں چھوڑ دیا میں نے وہاں غسل کیا اور کپڑے پاک کیے، گھر جا کر رات جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی آیا ہے اور میرے چہرے اور لباس پر اپنا ہاتھ پھیر رہا ہے اور کہہ رہا ہے مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ سنو میں جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں! جب میری آنکھ کھلی تو میرے سارے بدن اور لباس سے خوشبو آ رہی تھی جو آج تک قائم ہے اور یہ سیّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارک ہاتھ کی برکت ہے۔[1]

آپ نے دیکھا؟ گناہ سے بچنے کا کس قدر عظیم الشان انعام حضرتِ مسکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی کو عطا ہوا لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں سے بچائیں اور نیک کام بجالائیں، اگر گناہ ہو بھی جائے تو توبہ کر کے پھر نیک عمل کر لیں یہ نیکی گناہ کو مٹا دے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

مسواک کی فضیلت

حضرت سیّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: '' اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ''یعنی مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، الحديث: ۲۹۰، ج ۱، ص ۱۸۷)

---

[1] ......روض الرياحين، الحكاية السابعة عشرة بعد الاربع مئة، ص ۳۳۴

خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے،''جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔'' (1)

صلوا علی الحبیب　　　صلی اللہ علیٰ محمد

سب کی مغفرت ہوگئی

حضرت سیِّدُنا سُلَیْم بن منصور بن عَمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا:''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ'' یعنی ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنا قرب عطا کیا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا:''اے گناہ گار بوڑھے! تمہیں پتا ہے میں نے تمہاری مغفرت کیوں فرمائی؟'' میں نے عرض کی: نہیں اے میرے ربّ! فرمایا:''ایک دن تم نے اجتماع میں اپنے وعظ میں لوگوں کو رُلا دیا تھا ان رونے والوں میں میرا ایک ایسا بندہ بھی تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تھا لہٰذا میں نے اس کی اور اس کے صدقے تمہاری اور تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی۔'' (2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے اس بندے کا خوفِ خدا میں رونا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اتنا پسند آیا کہ نہ صرف اس کی بلکہ اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی، معلوم ہوا کہ خوفِ خدا میں رونا، آنسو بہانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہے، احادیث مبارکہ میں بھی خوفِ خدا سے رونے کے فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ اس ضمن میں تین احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

---

1 ......القول البدیع، ص ۱۱۷

2 ......عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ بعد الثلاثمائۃ، ص ۲۷۵

دو قطرے

حضرتِ سیّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی شے دو قطروں اور دو قدموں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بہنے والے آنسو کا قطرہ اور دوسرا راہِ خدا میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ اور دو پسندیدہ قدموں میں ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں چلنے والا قدم اور دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے لئے چلنے والا قدم ہے۔''[1]

آگ نہ چھو سکے گی

حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے نبیِ مُکَرَّم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی؛ ایک وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں رات کو پہرہ دے۔[2]

جہنم حرام فرمادے گا

حضرتِ سیّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''جس مومن کی آنکھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو بہہ جائے اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور پھر وہ آنسو اس کے رخسار پر پہنچ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم پر حرام فرمادے گا۔''[3]

خوفِ خدا کا مطلب

یاد رکھئے! خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے۔

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، الحدیث: ۱۶۷۵، ج۳، ص ۲۵۳

2 ......سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الحرس.. الخ، الحدیث: ۱۶۴۵، ج۳، ص ۲۳۹

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، الحدیث: ۴۱۹۷، ج۴، ص ۴۶۷

کبھی بے خوف نہ ہونا

منقول ہے کہ جب اِبْلیس کے مردود ہونے کا واقعہ ہوا تو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلام رونے لگے تو ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم کیوں روتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خُفْیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں۔'' ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اسی طرح رہو اور میری خُفْیہ تدبیر سے بے خوف نہ ہونا۔''[1]

آخرت کی پہلی منزل

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی کی قبر پر تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی، آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ''جنت اور دوزخ کے تذکرے پر آپ اتنا نہیں روتے جتنا کہ قبر پر روتے ہیں؟'' تو ارشاد فرمایا: ''بیشک نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر صاحبِ قبر نے اس سے نجات پالی تو بعد کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''میں نے قبر کے منظر سے زیادہ ہولناک منظر نہیں دیکھا ہے۔''[2]

سامانِ آخرت جمع کریں

اللہ اکبر! ذرا سوچئے! حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلام جیسے معصوم فرشتے اور امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے قطعی جنتی خوفِ خدا سے اس قدر آنسو بہائیں اور ایک ہم نادان ہیں کہ سرتاپا گناہوں میں لِتھڑے ہوئے ہیں پھر بھی غافل ہیں، یقیناً یہ اندازِ زندگی ہمیں ہلاکت و بربادی کی جانب لئے جارہا ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فوراً غفلت سے ہوشیار ہو کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور رو رو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج ۴، ص ۲۲۳

2 ......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت، الحدیث: ۲۳۱۵، ج ۴، ص ۱۳۸

پیارے بھائیو! پتھروں میں بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِدراک وشُعور رکھا ہے اور وہ بھی خوفِ خدا سے روتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربُّ العزت ہے:

وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝ (1)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کچھ وہ (پتھر) ہیں جو اللّٰہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللّٰہ تمہارے کوتکوں (کرتوتوں) سے بے خبر نہیں۔

آنسوؤں کی نہریں

منقول ہے: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ایک پہاڑ کے قریب سے گزرے جس کے دونوں طرف پانی کی ایک ایک نہر جاری تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آرہا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: ''حضور یہ میری آنکھوں سے بہنے والے آنسو ہیں'' آپ عَلَیْہِ السَّلام نے استفسار فرمایا: ''تم یہ آنسو کس لئے بہار ہے ہو؟'' پہاڑ نے عرض کیا: ''اپنے رب کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ مجھے جہنم کا ایندھن نہ بنادے۔'' (2)

جہنم کی آگ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (3)

ترجمۂ کنز الایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پھر فرمایا:

''جہنم کی آگ ایک ہزار برس جلائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہوگئی اور اب وہ سیاہ وتاریک ہے اس کے شعلے نہیں بجھتے۔'' یہ سن کر ایک حبشی جو وہاں موجود تھا رونے لگا۔ اسی دوران حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام نازل ہوئے اور عرض گزار ہوئے: ''یامحمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ......پ ۱، البقرہ: ۷۴

2 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالٰی، الحدیث: ۹۳۲، ج ۱، ص ۵۲۸

3 ......پ ۲۸، التحریم: ۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہ رونے والا کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے'' اور اس کی تعریف بھی فرمائی، حضرت سَیِّدُ نا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں اپنے پاس زیادہ ہنساؤں گا۔''[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی کی آنکھ سے خوفِ خدا میں ٹپکنے والے آنسو کی برکت ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ

آنسوؤں کا ایک قطرہ

حضرت ابوسلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی عبادت گاہ میں کھڑا وظائف میں مشغول تھا، اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا، میں بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں ایک نہایت خوبصورت حور کو دیکھا جس کے رخساروں سے نورانی کرنیں پھوٹ رہی تھیں، میں اس کے حسن وجمال کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اتنے میں اس نے مجھے پاؤں سے ہلایا اور کہنے لگی: افسوس! میں آپ کے لیے جنت میں بنی سنوری بیٹھی ہوں اور آپ سو رہے ہیں، میں نے اسی وقت عہد کیا کہ آئندہ نہیں سوؤں گا، یہ سن کر وہ مسکرادی، اس کے مسکرانے کی دیر تھی کہ سارا کمرہ نور سے جگمگا اٹھا، میرے حیرانی سے اِدھر اُدھر ان نورانی کرنوں کو دیکھنے پر اس نے کہا، کیا آپ جانتے ہیں کہ میرا چہرہ اتنا روشن کیوں ہے؟ میں نے کہا نہیں! تو کہا: آپ کو یاد ہوگا ایک مرتبہ آپ نے سردیوں کی ایک سخت سرد رات میں اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر خوفِ خدا سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، اس وقت مجھے بارگاہِ الٰہی سے حکم ہوا کہ فردوس بریں سے اتر کر آپ کے ان آنسوؤں کو اپنے دامن میں سمیٹ لوں لہٰذا میں نے آپ کے آنسوؤں کا ایک قطرہ اپنے چہرے پر مَل لیا میرے چہرے کی یہ چمک دمک خوفِ خدا سے بہنے والے آپ کے اسی آنسو کی وجہ سے ہے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان، باب فی الخوف...الخ، الحدیث: ۷۹۹، ج ۱، ص ۴۹۰

2 ......حکایات الصالحین، ص ۳۹

پیارے بھائیو! خوفِ خدا سے آنسو بہانے کی فضیلت اور اہمیت ہم نے سنی لہٰذا ہمیں بھی خوف خدا میں رونے اور آنسو بہانے کی کوشش کرنی چاہیے، اس کے لیے ہمیں غور وتفکُّر کرنا ہوگا کہ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری، نَزع میں کیا ہوگا، قبر وحشر اور میزان وپُل صِراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ جنت میں داخلہ نصیب ہوگا یا ''معاذ اللّٰہ'' جہنم میں جھونک دیا جائے گا اس طرح غور وفکر کرنے سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو ہم بھی اپنے دل میں رقت محسوس کریں گے اور ہماری آنکھ سے بھی ایک آدھ آنسو کا قطرہ نکل آئے گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے خوف سے رونے والی آنکھ عطا فرمائے اور اسے ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

مدنی پھول دل کے مدنی گلدستے میں سجا لیجئے!

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضورِ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب کراھیۃ المسئالۃ، الحدیث ۱۶۴۳، ج ۲، ص ۱۷۰)

علم دین کے فضائل

درود پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔''[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں نے علم کے لیے وطن چھوڑا

امام ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ ایک دن حضرت امام مالک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡخَالِق کے درس میں حاضر تھے کہ ایک دم یہ شور مچ گیا: ''ہاتھی آیا، ہاتھی آیا'' غوغا سنتے ہی تمام طلبہ درس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے کے لیے دوڑ پڑے مگر امام یحییٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سکون واطمینان کے ساتھ اپنے سبق میں مشغول رہے حضرت امام مالک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡخَالِق نے فرمایا: یحییٰ! تمہارے ملک اُندلس میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی جا کر دیکھ آؤ! امام یحییٰ نے عرض کیا کہ حضرت میں اُندلس سے آپ کو دیکھنے اور علم حاصل کرنے کے لیے یہاں آیا ہوں ہاتھی دیکھنے کے لیے میں نے اپنا وطن نہیں چھوڑا۔[2]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت امام یحییٰ بن یحییٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کو طلبِ علمِ دین کا کیسا زبردست جذبہ اور اس کی اہمیت کا کتنا احساس تھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے میں ہمیں بھی علمِ دین سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ علمِ دین حاصل کرنے کے فضائل بے شمار ہیں اس سے متعلق چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

1. ……سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم، الحدیث: ۴۸۴، ج ۲، ص ۲۷

2. …… وفیات الاعیان، حرف الیاء، ۷۹۲۔ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ، ج ۵، ص ۱۱۷

جنت کے باغات

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم لوگ جنت کے باغات میں گزرو تو میوہ چنا کرو! اس پر کسی نے کہا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم کی مجلسیں۔''[1]

بہترین عبادت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ مکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ طَلَبُ الْعِلْمِ'' بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے۔[2]

افضل صدقہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے پھر اپنے بھائی کو سکھائے۔''[3]

وہ جنتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ مکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنے دین کا علم سیکھنے کیلئے صبح یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔''[4]

گزشتہ گناہوں کا کفّارہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص علم کو طلب کرتا ہے تو وہ اس کے گزشتہ

---

1. ......المعجم الکبیر للطبرانی، مجاھد عن ابن عباس، الحدیث: ۱۱۱۵۸، ج ۱۱، ص ۷۸
2. ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، ذکر فصول اخر فی عبارات شتی، الحدیث: ۱۴۲۹، ج ۱، ص ۲۰۷
3. ......سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، الحدیث: ۲۴۳، ج ۱، ص ۱۵۸
4. ......حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، الحدیث: ۱۰۵۸۱، ج ۷، ص ۲۹۵

گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔"[1]

دو حریص

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔"[2]

بروزِ محشر سب سے زیادہ حسرت

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بروزِ قیامت سب سے زیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا میں (دینی) علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے تو نفع اٹھایا مگر خود اس نے نفع نہ اُٹھایا (اپنے علم پر عمل نہ کیا)۔"[3]

شُہداء تمنا کریں گے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: علم کو لازم پکڑو! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کئے جانے والے شہداء جب علمائے کرام کی عزت اور مرتبہ دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اس حال میں اٹھاتا کہ وہ عالم ہوتے۔[4]

ان روایات سے علم اور علماء کی قدر و منزلت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے لیے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کیسے کیسے

---

1. ......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث: ۲۶۵۷، ج۴، ص ۲۹۵
2. ......شعب الایمان، باب في الزهد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۲۷۹، ج۷، ص ۲۷۱
3. ...... تاریخ مدینۃ دمشق، حرف المیم، ذکر من اسمہ محمد، حرف الالف فی اسماء آبائھم، ذکر من اسم ابیہ احمد من المحمدین، ۹۵۷۸، محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ج ۵۱، ص ۱۳۷
4. ......المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، کتاب ابواب العلم، باب ثواب العلم والعلماء وفضلھم، فصل عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، ص ۱۶

انعامات واکرامات ہیں، نیز علم دین حاصل کرنے کی اہمیت وفضیلت بھی معلوم ہوئی لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ علم دین کے لیے بھی کوشش کریں بلکہ جن اُمور سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے ان کے بارے میں تو علم حاصل کرنا لازمی وضروری ہے۔ پہلے کے دور میں ہمارے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے بڑی محنت اور لگن سے علمِ دین حاصل کیا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں دیں، آہ! ایک آج کا دور ہے کہ قِیام وطَعام کی سہولتوں سمیت علمِ دین پڑھایا جاتا ہے لیکن لوگ پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جبکہ پہلے کے دور میں ایسی سہولتیں کہاں ہوتی تھیں پھر بھی اَسلاف کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام طلبِ علم دین کے جذبے سے سرشار تھے۔

صرف ایک حدیث کیلئے طویل سَفَر

حضرت سیّدُنا ابوایوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ جلیل القدر صحابی ہیں ایک حدیث آپ نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے سنی تھی لیکن اس میں کچھ شبہ محسوس ہوتا تھا، جس مجلس میں وہ حدیث سماعت کی تھی وہاں آپ کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بھی دربارِ رسالت میں حاضر تھے لیکن ان کا قیام ان دنوں مصر میں تھا لہٰذا اس شبہ کو دور کرنے کے لیے آپ نے مصر کے لیے رختِ سفر باندھا۔ مصر پہنچنے پر جب حضرت سیّدُنا عقبہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو معلوم ہوا تو دوڑ کر باہر آئے اور فرطِ شوق میں گلے سے لگالیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی فرمایا: ایک حدیث میں نے رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے سنی ہے اور اس کا سننے والا اب میرے اور آپ کے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے اور اس حدیث میں مسلمان کی پردہ پوشی کا بیان ہے، حضرت سیّدُنا عقبہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے کہا: ہاں! میں نے رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے ”جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللّٰه عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت اس کے عیب نہیں کھولے گا۔“

حضرت سیّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اس حدیث کو سنا اور واپس مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے، آپ نے مصر میں اپنی سواری کا کجاوہ بھی نہ کھولا تھا۔[1] صرف ایک حدیث پاک کے لئے آپ نے اتنا طویل سفر کیا۔

---

1 ......جامع بیان العلم و فضله، باب ذکر الرحلة فی طلب العلم، الحدیث: ۴۲۳، ص ۱۳۱

تین ہزار میل پیدل سفر

امام ابوحاتم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہت بڑے محدث گزرے ہیں آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے سب سے پہلی مرتبہ علمِ حدیث کے حصول کے لیے میں نکلا تو چند سال سفر میں رہا، پیدل تین ہزار میل چلا، جب زیادہ مسافت ہوئی تو میں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک سفر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں اور میرے رُفقاء جہاز سے اترے خشکی پر پہنچنے کے بعد دیکھا تو زادِراہ ختم ہو چکا تھا چنانچہ ساحل سے پیادہ پا روانہ ہوئے تین دن تک چلتے رہے اس درمیان کچھ نہ کھایا آخر ایک ساتھی جو زیادہ سن رسیدہ اور ضعیف العمر تھے بے ہوش ہو کر گر پڑے، ہم نے ان کو بہت ہلایا جلایا لیکن بے سود، مجبوراً آگے بڑھے، تھوڑی دور جا کر میں بھی چکرا کر گر گیا اب ایک ساتھی تنہا رہ گیا تھا، وہ آگے بڑھا تو دور سے سمندر میں ایک جہاز نظر آیا اس نے کنارے کھڑے ہو کر اپنا رومال ہلانا شروع کیا جہاز والے قریب آئے اور حال پوچھنا چاہا تو پیاس کی شدت سے وہ کچھ نہ بتا سکا پانی کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے پانی پلایا جب اس کے حواس بجا ہوئے تو ان کو میرے پاس لایا مجھے بھی پانی کے چھینٹے دے کر ہوش میں لایا گیا اور پانی پلایا، میرے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔[2]

سو روٹیاں

حافظ الحدیث حضرتِ سیِّدنا حجّاج بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی جب تحصیلِ علمِ دین کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تو والدہ محترمہ نے سو عدد کلچے (یعنی خمیری روٹیاں) ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر ساتھ کر دیئے، آپ عظیم محدث حضرتِ سیِّدنا شبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر علمِ حدیث پڑھنے میں مشغول ہوئے، روٹیاں تو امی جان نے عنایت کر ہی دی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سالن کا خود ہی بندوبست کیا اور وہ سالن بھی ایسا جو

---

1 ...... تہذیب التہذیب، حرف المیم، من اسمہ محمد، ۵۹۲۰ محمد بن ادریس بن المنذر...الخ، ابو حاتم الرازی...، ج۷، ص ۲۹

2 ...... تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، الجزء ۲، ج ۱، ص ۱۱۳

صدہا برس گزر جانے کے بعد بھی سدا تازہ ہی تازہ اور برکت ایسی کہ کبھی اس میں کوئی کمی ہی نہ ہوئی، وہ انوکھا سالن کون سا؟ دریائے دِجلہ کا پانی، روزانہ ایک کُلچہ دریائے دِجلہ کے پانی میں بھگو کر تناوُل فرمالیتے اور دن رات خوب جاں فشانی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے، جب وہ سو کلچے ختم ہو گئے تو مجبوراً استاذِ محترم سے رخصت لینی پڑی۔ [1]

حصولِ علم کی خاطر ان اَسلاف کرام کی مشقتوں اور قربانیوں کو دیکھ کر ہمیں بھی چاہیے کہ علم دین حاصل کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کریں اور اسلامی تعلیمات کو سیکھ کر ان پر عمل کر کے اپنی آخرت بہتر بنائیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی علمِ دین کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِین

خوف خدا سے لرزتے ہوئے مدنی پھول دل میں بسا لیجئے!

جہنم کے دروازے پر نام

حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "مَنْ تَرَکَ صَلَاۃً مُتَعَمِّدًا کُتِبَ اِسْمُہٗ عَلٰی بَابِ النَّارِ فِیْمَنْ یَّدْخُلُھَا." یعنی جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی قضا کر دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، الحدیث: ١٥٩١، ج٧، ص٢٩٩)

---

1 ……تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، الجزء ٢، ج ١، ص ١٠٠

والدین کے حقوق

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔''[1]

زخمی اُنگلی

حضرتِ سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا مگر ماں کو نیند آ گئی تھی میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں! کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی جوں ہی آبخورے سے جدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا ماں نے دیکھ کر فرمایا: یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اِس سے راضی رہ۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! حضرت بایزید بسطامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے اس اندازِ اطاعت گزاری پر قربان! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے والدین کی اِطاعت اور فرمانبرداری کر کے ان کی دعائیں لینے کی سعادت نصیب فرمائے کہ والدین کی دعائیں قسمت چمکا دیا کرتی ہیں۔

جنّت کا ساتھی

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک بار پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار

---

1 ......الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، الحدیث: ۲۵۹۱، ج۲، ص۳۲۶

2 ......نزھۃ المجالس، باب بر الوالدین، ج۱، ص۲۶۱

ہوئے: یاربِّ غَفّار! مجھے میرا جنت کا ساتھی دکھادے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: فلاں شہر میں جاؤ! وہاں فلاں قصّاب تمہارا جنت کا ساتھی ہے چنانچہ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، اُس نے آپ کی دعوت کی، جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نوالے ڈالتا اور ایک نوالہ خود کھاتا، اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب اٹھ کر باہر گیا، سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس زَنبیل (یعنی ٹوکرے) میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیف العمر مرد و عورت تھے۔ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، انہوں نے آپ کی رسالت کی شہادت (یعنی گواہی) دی اور اسی وقت رِحلت (یعنی انتقال) کر گئے۔ قصّاب واپس آیا تو زَنْبیل میں اپنے والدین کو فوت شُدہ دیکھ کر معامَلہ سمجھ گیا اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دست بوسی کر کے عرض کی: آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیم اللّٰہ معلوم ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللّٰہ! ہمیں حضرت موسیٰ کلیم اللّٰہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جلووں میں موت نصیب کرنا، ان دونوں کے اس طرح اچانک انتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ ہوں گے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دعا کیا کرتی تھی: یا اللّٰہ! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا ساتھی بنانا۔ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: مبارک ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو میرا جنت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

دیکھا آپ نے! ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں کس قدر مقبول ہوتی ہے، یاد رکھیں اگر والدین ناراض ہو کر بددعا کر دیں تو وہ بھی مقبول ہے لہٰذا ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''ماں باپ تیری دوزخ اور جنت ہیں۔''[2]

---

1 ...... نزهة المجالس، باب بر الوالدين، ج ١، ص ٢٦٦

2 ...... ابن ماجه، كتاب الادب، باب برالوالدين، الحديث: ٣٦٦٢، ج ٤، ص ١٨٦

ماں کو کندھوں پر اٹھائے گرم پتھروں پر چھ میل.......

والدین کے حُقوق بہت زیادہ ہیں ان سے سبکدوش (یعنی برئُ الذّمہ) ہونا ممکن نہیں ہے چنانچہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے چھ میل تک لے گیا ہوں کیا میں ماں کے حُقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔[1]

ظالم والدین کی بھی فرمانبرداری لازمی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے اس کیلئے صبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صبح ہی کو جہنّم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔ فرمایا: اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔''[2]

واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں

1 ...... المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمه ابراهیم، ابراهیم بن محمد الدستوائی التستری، الجزء ۱، ص ۹۲

2 ...... شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظِ حق الوالدین بعد موتهما، الحدیث: ۷۹۱٦، ج ٦، ص ۲۰٦

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ [1]

''ہوں'' (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے چُھٹپن میں مجھے پالا۔

مُندرجہ بالا آیاتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والدین کے ساتھ حسنِ سُلوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بُڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، سخت بُڑھاپے میں بسا اوقات بستر ہی پر بَول وبَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازمی ہے، بچپن میں ماں بھی تو آخر بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہی ہے۔ بڑھاپے اور بیماریوں کے باعِث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آ جائے، سٹھیا جائیں، خوب بُڑبُڑائیں، بلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں، بے شک پریشان کر کے رکھدیں مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ درکنار اُن کے آگے ''اُف'' تک نہیں کرنا ہے ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہان کی تباہی مقدر بن سکتی ہے کہ والدین کا دل دکھانے والا اِس دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتا ہے اور آخرت کے عذاب کا بھی حقدار ہوتا ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچا تا ہے۔ [2]

گدھا نُما مردہ

حضرتِ سیِّدُنا عَوّام بن حَوشَب عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّب (جو کہ تبع تابعی بزرگ گزرے ہیں اور انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی محلّے سے گزرا، اُس کے کنارے پر قبرِستان تھا، بعدِ عصر ایک قبر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا وہ تین بار گدھے کی طرح رینکا

---

1 ...... پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۲۳-۲۴

2 ...... المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلة، باب کل الذنوب یؤخر اللّٰه... الخ، الحدیث: ۷۳۴۵، ج۵، ص۲۱۶

(یعنی چیخا) پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہوگئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا مُعاملہ ہے؟ کہا یہ قبر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا جب شام کو گھر آتا ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! آخر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا؟ یہ جواب دیتا: تو گدھے کی طرح ڈھیچوں ڈھیچوں کرتی ہے۔ اس شخص کا عصر کے بعد انتقال ہوا جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عصر اس کی قبر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلّا کر پھر قبر میں سما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (1) آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رسوائی اور دردناک عذاب کا باعِث ہے، حدیثِ پاک میں ہے: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ یعنی قبر کا عذاب حق ہے۔ (2) کبھی کبھی دنیا میں بھی اس کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتے اور اس سے عافیت مانگتے ہیں۔

اگر والدین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہوگئے ہوں وہ اُن کے لیے بکثرت دعائے مغفرت کرے کہ مرنے والے کیلئے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفِرت ہے اور ان کی طرف سے خوب خوب ایصالِ ثواب کرے۔ اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو اُمید ہے کہ والدَین مرحومَین راضی ہو جائیں، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استِغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔“ (3)

والدین کا قرض اتارے

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص اپنے والدین کے (انتقال کے) بعد ان کی قسم سچّی

---

1 ......الترغیب والترھیب، کتاب البر و الصلة، باب الترھیب من عقوق الوالدین، الحدیث: ۱، ج۲ ص ۲۲۶

2 ......سنن النسائی، کتاب السھو، باب التعوذ فی الصلاة، نوع آخر، الحدیث: ۱۳۰۵، ص ۲۲۵

3 ......شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، الحدیث: ۷۹۰۲، ج ۶، ص ۲۰۲

کرے اور ان کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ (ان کی زندگی میں) نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور کسی کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جائے گا اگرچہ ان کی زندگی میں بھلائی کرنے والا تھا۔[1]

جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب

سلطانِ دوجہاں رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضر ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔[2]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

توبہ کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رحمت نشان ہے: اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث: ۴۲۵۰، ج۴، ص ۴۹۱)

---

1 ...... المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، الحدیث: ۵۸۱۹، ج۴، ص ۲۳۲

2 ...... الجامع الصغیر للسیوطی، حرف المیم، الحدیث: ۸۷۱۸، ص ۵۲۸

ماخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بن نقی علی خان ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجہ ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند للامام احمد	امام احمد ابن حنبل ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الصغیر	الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ
مشکاۃ المصابیح	الشیخ ولی الدین محمد بن عبد اللّٰہ ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
الترغیب والترھیب	الإمام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
کشف الخفاء	الإمام إسماعیل بن محمد العجلونی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند ابی یعلی	امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۱ھ
کنز العمال	علی المتقی بن حسام الدین الہندی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المستدرک	الامام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم النیشاپوری ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
المعجم الأوسط	الإمام أبو القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
فردوس الاخبار	الحافظ شیرویہ بن شہر دار الدیلمی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ

مجمع الزوائد	امام نور الدين على بن ابى بكر ٨٠٧ھ	دار الفكر بيروت ١٤٢٠ھ
حلية الاولياء	امام ابو نعيم احمد بن عبد الله الاصفهانى ٤٣٠ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤١٩ھ
جامع بيان العلم وفضله	الامام الحافظ يوسف بن عبد الله القرطبى ٤٦٣ھ	دارالكتب العلميه بيروت ١٤٢٨
المتجر الرابح	الحافظ شرف الدين عبد المؤمن بن خلف الدمياطى ٧٠٥ھ	دار خضر بيروت ١٤٢٢ھ
مرآة المناجيح	مفتى احمد يار خان نعيمى ١٣٩١ھ	ضياء القرآن لاهور
بهار شريعت	صدر الشريعة مفتى محمد امجد على اعظمى ١٣٦٧ھ	مكتبة المدينه كراچى ١٤٣٢ھ
همارا اسلام	خليل العلماء مفتى محمد خليل خان بركاتى	فريد بک اسٹال لاهور ١٤٢٤ھ
فتاوى رضويه	اعلىٰ حضرت امام احمد رضا بن نقى على خان ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈيشن لاهور ١٤١٢ھ
شرح الصدور	امام جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى ٩١١ھ	مركز اهل السنة بركات رضا هند ١٤٢٣ھ
احياء علوم الدين	امام محمد بن احمد الغزالى ٥٠٥ھ	دار صادر بيروت ٢٠٠٠ء
القول البديع	حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوى ٩٠٢ھ	مؤسسة الريان بيروت ١٤٢٢ھ
تذكرة الحفاظ	امام شمس الدين محمد بن احمد الذهبى ٧٤٨ھ	دارالكتب العلميه بيروت ١٤١٩ھ
وفيات الاعيان	امام ابو العباس احمد بن محمد بن ابراهيم ٦٨١ھ	دارالكتب العلميه بيروت ١٤١٩ھ
روض الرياحين	امام عبد الله بن اسعد بن على اليافعى ٧٦٨ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤٢١ھ
نزهة المجالس	الإمام عبد الرحمٰن بن عبدالسلام الصفورى الشافعى ٨٩٤ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤١٩ھ
تنبيه الغافلين	امام ابو الليث نصر بن محمد بن احمد السمرقندى ٣٧٣ھ	پشاور ١٤٢٠ھ
عيون الحكايات	امام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزى ٥٩٧ھ	دارالكتب العلميه بيروت ١٤٢٤ھ
رسالة المذاكرة	امام عبدالله بن علوى الشافعى	دار الحاوى ١٤٣١ھ
تهذيب التهذيب	احمد بن على بن حجر العسقلانى ٨٥٢ھ	دار الفكر بيروت ١٤١٥ھ
تاريخ دمشق	الإمام على بن الحسن المعروف بابن عساكر ٥٧١ھ	دار الفكر بيروت ١٤١٥ھ
كتاب التوابين	امام ابومحمد عبدالله بن احمد المقدسى ٦٢٠ھ	دارالكتب العلميه بيروت ١٤٠٧ھ
بوستان سعدى	حضرت شيخ مصلح الدين سعدى شيرازى ٦٩١ھ	انتشارات عالمگير ايران ١٣٨٤ھ
رسائلِ نعيميه	حكيم الامت مولانا مفتى احمد يار خان نعيمى ١٣٩١ھ	ضياء القرآن لاهور

"بینَ الاقوامی شہرت یافتہ" سب سے زیادہ پڑھی جانے والی وہ "سنّتوں بھری کتاب"
جسے پڑھ/سن کر اب تک لاکھوں مردوزَن راہِ راست پر گامزن ہو چکے ہیں، دنیا بھر میں
کھپت پوری کرنے کیلئے تقریباً سارا ہی سال اس کی چھپائی جاری رہتی ہے۔

تخریج شدہ

فیضانِ سُنّت

(جلد اوّل)

پندرہویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت
شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کی بہاریں خوشبوئیں لٹا رہی ہیں

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
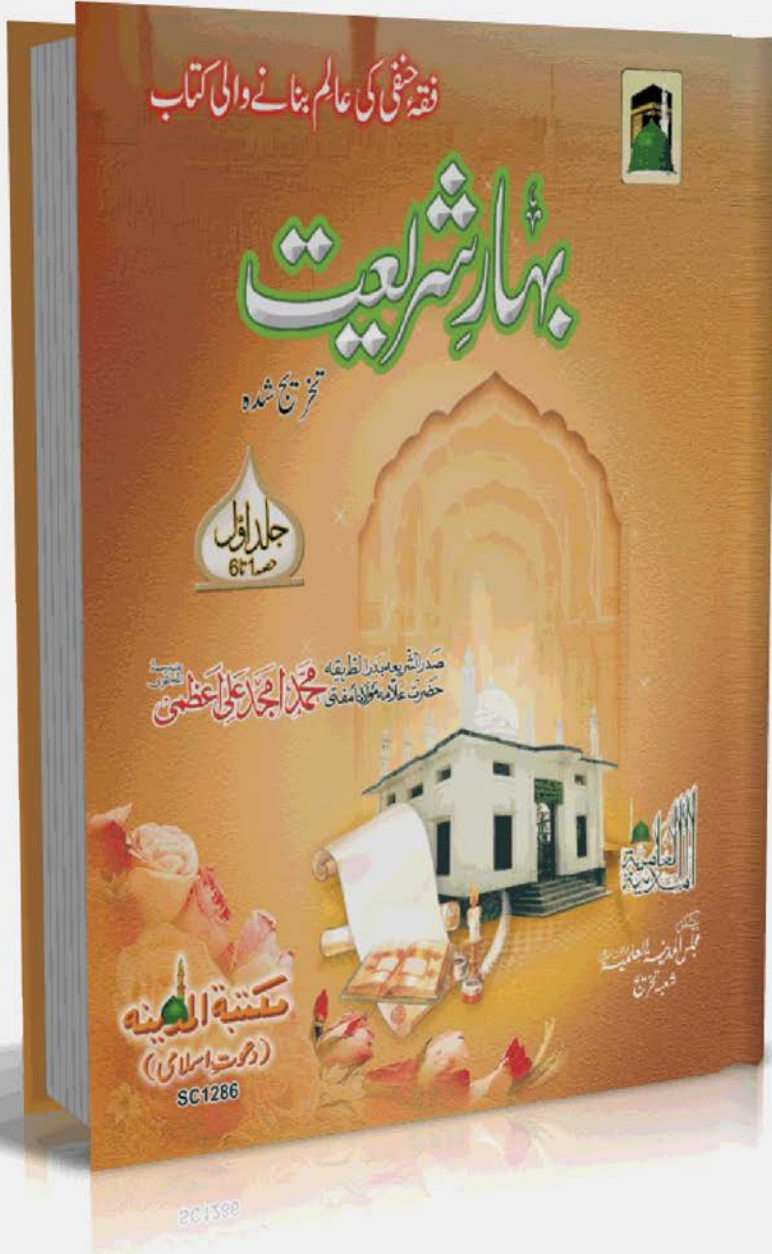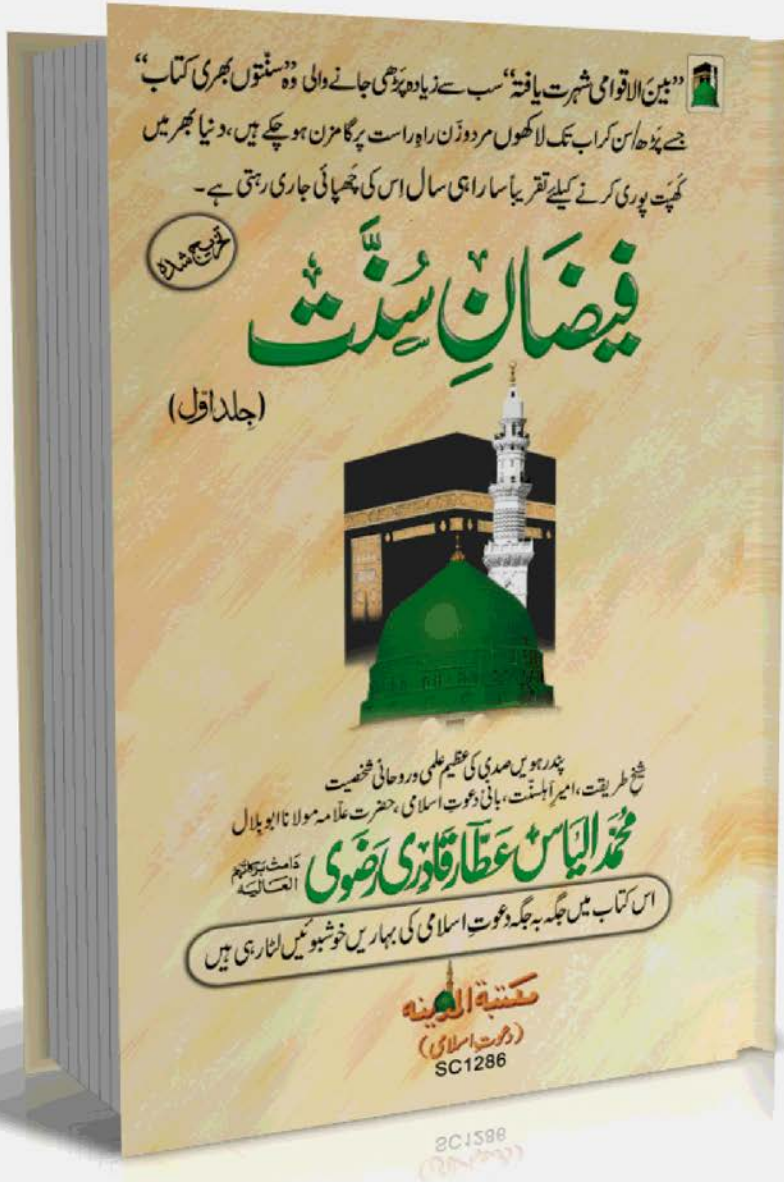
I Must strive to reform myself & People of entire world (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ)

مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن) کے اَہداف

1. درسِ قرآن (مَدَنی حلقہ)
2. فرض علوم کی تدریس کے لیے جیلوں میں مَدارِس وجامعات کا قیام
3. المدینہ لائبریری
4. فری میڈیکل کیمپ ورُوحانی علاج (تعویذاتِ عطاریہ)
5. کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ومختلف کورسز
6. بیرک مدرسہ/ جائے نماز اور مساجد کا قیام
7. ٹھنڈے پانی کی سبیل (واٹر کولر لگوانا)

مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)
فیضانِ مَدینہ پُرانی سبزی منڈی کراچی
UAN. +923 -111-25-26-92

مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)
محبوب ٹاؤن نزد فیضانِ مَدینہ اوکاڑہ پنجاب
044-2512599

ISBN 978-969-579-785-3
0109716

Email: f-quranfoundation@gmail.com